جانِ آرزو

جای گیلانی

غزلیات

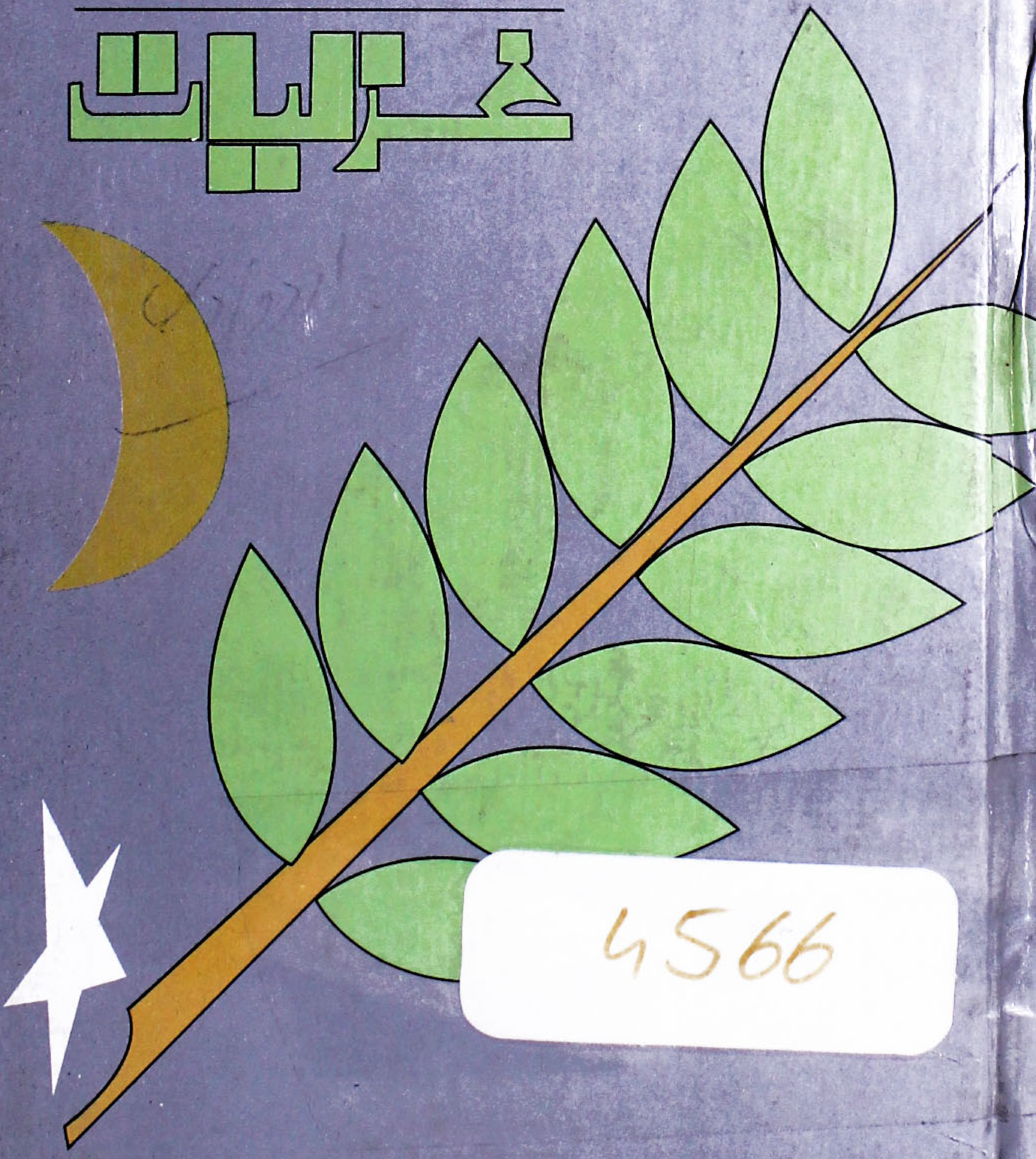

4566

Marfat.com

جانِ آرزو

(مجموعۂ غزلیات)

جامی گیلانی

مکتبہ مہریہ نصیریہ درگاہِ غوثیہ چشتیہ نظامیہ
گولڑہ شریف

Marfat.com

87930

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

باراول	۱۱۰۰
سنِ طباعت	۲۰۰۰ء
کمپیوٹرائزڈ کمپوزنگ	مدثر شہزاد
معاونینِ کتابت	ضیاء المصطفیٰ ترک، عبدالغفور
ترتیب	اعجاز حسین، اسرار احمد چشتی
طابع	عبدالرحمٰن پرنٹرز اسلام آباد
نگرانیِ طباعت	ساجد علوی
ہدیہ	روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ مہریہ نصیریہ درگاہ غوثیہ، چشتیہ، نظامیہ گولڑہ شریف

اسلام آباد، پاکستان

فون نمبر: 051-292814

فون آپریٹر راجا محمد صدیق آف گلیانہ

Marfat.com

انتساب

جدِ امجد حضرت سید غلام معین الدین مشتاق
(المعروف بڑے لالہ جی) علیہ الرحمہ کے نام
جنہوں نے اپنی ساری زندگی خلوص، ایثار،
اعلیٰ ظرفی اور قربانی کے صبر آزما مراحل طے
کرتے ہوئے گزار دی۔ جو ایک پاک نگاہ اور
پاک دل شیخِ راہ تھے اور جنہوں نے خاندانی علم
و ادب کی روایت کو اپنے کلام کے حوالے سے
حیاتِ نو عطا کی۔

Marfat.com

Marfat.com

نمبر شمار	غزلیات	صفحہ نمبر

محرابِ منقبت :

۱۔	ہر حال میں تعظیم کرو آلِؑ عبا کی	۱
۲۔	دیکھ لیتا ہے جو اک بار سراپا تیرا!	۲
۳۔	نائبِ مصطفیٰ معین الدینؒ	۴
۴۔	تو مخزنِ علم خفی و جلی، یا خواجہ محمد شمس الدینؒ	۵
۵۔	سراج السالکیں ہے گولڑے میں	۷
۶۔	ظلمتوں میں اُجالا ہمارا رضاؒ	۸
۷۔	قائدِ اہلِ سنّت پر لاکھوں سلام	۱۰
	بابِ غزل :	۱۱
۸۔	کسی دن اُن کو سمجھانا پڑے گا	۱۲
۹۔	بڑھ کے اُس ذات سے کوئی مجھے پیارا نہ ہوا	۱۴
۱۰۔	لگتا ہے کہ گزرے ہو مری جان اِدھر آج	۱۵
۱۱۔	حال اُس کو اپنے دل کا بتایا تو کیا ہوا	۱۶
۱۲۔	ہاتھوں کو کیا اٹھا کر کوئی دعا کرے	۱۸
۱۳۔	لے کے سینے میں تمہاری آرزو پھرنے لگے	۱۹
۱۴۔	ہمارا ہم خیال اک دن زمانہ بن ہی جائے گا	۲۰
۱۵۔	مجھ کو برائی آنکھ سے دیکھا نہ کیجئے	۲۱
۱۷۔	سو جاں سے مری جان یہ دل مجھ پہ فدا ہے	۲۲
۱۸۔	جب نزع کا وقت آئے اے مرشد میخانا	۲۳
۱۹۔	ہمارا آپ کا جب حشر کے دن فیصلہ ہوگا	۲۵

Marfat.com

صفحہ نمبر	غزلیات	نمبر شمار
۲۶	بے چارگی کی میری کوئی انتہا نہیں	۲۰۔
۲۷	خبر کیا، دلربا آئے نہ آئے	۲۱۔
۲۹	کرم فرمائیے گا بے کسوں کا آسرا ہو کر	۲۲۔
۳۱	جو اُن پہ فدا ہوگا وہ اُس کو مٹا دیں گے	۲۳۔
۳۲	اُن سے ہوئی ہے دل لگی اچھا یونہی سہی	۲۴۔
۳۳	زمانے کو دیکھو تو کیا کر رہا ہے	۲۵۔
۳۴	وہ مہر و محبت سے نا آشنا ہے	۲۶۔
۳۵	جب سے ہماری آنکھ ہے اُن سے لڑی ہوئی	۲۷۔
۳۶	جامیؔ پہ اے خدا فقط اتنا کرم رہے	۲۸۔
۳۷	کسی کے حُسن پر مائل طبیعت ہوتی جاتی ہے	۲۹۔
۳۹	بڑھ گئی جب ہم سے اُس کی بے وفائی اور بھی	۳۰۔
۴۰	دیکھنا! جب مہرباں ہم پر خدا ہو جائے گا۔	۳۱۔
۴۲	الفت میں لُٹا بیٹھے ہیں ایمان ہزاروں	۳۲۔
۴۴	کبھی جو برق کی زد میں تمہارا آشیاں ہوتا	۳۳۔
۴۶	کسی پر مرا دل فدا ہو رہا ہے	۳۴۔
۴۸	نہ نکلا تھا، نہ نکلا ہے، نہ شاید دل سے نکلے گا	۳۵۔
۵۰	اب دل سے اُن کی یاد کے سائے نہ جائیں گے	۳۶۔
۵۲	جو عشق کی باتیں کرتے ہیں، دنیا سے کب وہ ڈرتے ہیں	۳۷۔
۵۳	رات ہو چاہے کہ دن ہو مجھ کو تڑپاتے ہیں وہ	۳۸۔
۵۴	ہر ستم سہہ لیں گے ہم یہ آپ سے وعدہ رہا	۳۹۔
۵۵	ارے او بے وفا! تم مائلِ جور و جفا کیوں ہو	۴۰۔

Marfat.com

نمبر شمار	غزلیات	صفحہ نمبر
۴۱۔	ہر وقت تیرے واسطے دل بیقرار ہے	۵۷
۴۲۔	محبت آشنا جب سے مرا دل ہوتا جاتا ہے	۵۸
۴۳۔	شہرت ہے تیری جانِ تمنا! نگر نگر	۵۹
۴۴۔	آئنے میں وہ اگر اپنا سراپا دیکھتے	۶۰
۴۵۔	بندگانِ حرم رہ گئے ہیں	۶۱
۴۶۔	رہے نسبت ترے نقشِ قدم سے	۶۳
۴۷۔	ہمیشہ رہی بدگمانی تمہاری	۶۴
۴۸۔	جو اُس ماہ وش سے جدائی ہوئی ہے	۶۵
۴۹۔	ہوئی بھی تو ہوگی جفا آپ سے	۶۶
۵۰۔	ملی کیا آپ کے در کی گدائی	۶۷
۵۱۔	ستم کیا ظلم کیا، جور و جفا کیا	۶۸
۵۲۔	کوچے میں ترے حشر بپا دیکھ رہے ہیں	۷۰
۵۳۔	مجھے جس دن سے الفت ہوگئی ہے	۷۲
۵۴۔	مسیحاؤ! بھلا کیا پوچھتے ہو نیم بسمل سے	۷۳
۵۵۔	نشے میں وہ اُنا کے آج کل یوں چُور رہتے ہیں	۷۵
۵۶۔	وہ دل کہ حسینوں پہ جو شیدا نہیں ہوتا	۷۶
۵۷۔	تیکھے تیکھے تیوروں میں تم صنم! اچھے لگے	۷۸
۵۸۔	کبھی خود آکے جو تم دیکھ جاؤ بے بسی میری	۷۹
۵۹۔	میں تمہارے حسن پہ تھا فدا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	۸۰
۶۰۔	کریں گے وہ ہم سے کنارا، کہاں تک	۸۱
۶۱۔	تمناؤں کی دنیا میں نہ یہ ویرانیاں ہوتیں	۸۲

Marfat.com

صفحہ نمبر	غزلیات	نمبر شمار
۸۳	رُوح کی تاریکیوں میں روشنی ہے آپ سے	۶۲۔
۸۴	مری جاں! وقتِ آخر ہے، وفا کر	۶۳۔
۸۵	مضطرب سی کائناتِ دل رہی	۶۴۔
۸۶	نہ جاؤ دیکھ کر یوں بے رخی سے	۶۵۔
۸۷	نگاہیں وہ ہم سے ملانے لگے ہیں	۶۶۔
۸۸	قیامت اُن کے دل کی سلطنت میں اِک اٹھا آیا	۶۷۔
۹۰	اُس بتِ کافر سے ہے مجھ کو محبت آج بھی	۶۸۔
۹۲	آجاؤ یہاں بھول کے سرکار کسی دن	۶۹۔
۹۴	بہاروں کا نظارا مل گیا ہے	۷۰۔
۹۵	بے طرح جب بھی یاد آتے ہیں	۷۱۔
۹۷	مجھے اُن سے اب بھی محبت وہی ہے	۷۲۔
۹۸	طبیبو! عجب ہے یہ آزار دل کا	۷۳۔
۱۰۰	یقیناً کوئی گزرا ہے اِدھر سے	۷۴۔
۱۰۱	مجھے آج خوشبوئے یار آ رہی ہے	۷۵۔
۱۰۲	عمر بے چینی میں گزری چین پانے کے لئے	۷۶۔
۱۰۴	سانس کی اِس آمدوشد میں رکھا کچھ بھی نہیں	۷۷۔
۱۰۶	رُوٹھ کر جب ہم سے کل وہ دلربا جاتا رہا	۷۸۔
۱۰۷	دل کو رہتی ہے تمہاری آرزو کی آروز	۷۹۔
۱۰۹	ہماری تم بُھلا دو گے محبّت ہم نہ کہتے تھے	۸۰۔
۱۱۰	رہے آباد محشر تک مرے ساقی کا میخانہ	۸۱۔
۱۱۲	دیکھا ہے اُس نے آج مجھے بے رخی کے ساتھ	۸۲۔

Marfat.com

نمبر شمار	غزلیات	صفحہ نمبر
۸۳۔	بت بے وفا! ترے پیار کا ہو مرا ہی دل نہ امیں کہیں	۱۱۳
۸۴۔	وہی جلوہ نما ہے میں نہیں ہوں	۱۱۴
۸۵۔	اک روز، مرے پیار کو وہ یاد کریں گے	۱۱۶
۸۶۔	سب ہی سنتے ہیں، مری آہ و فغاں کی داستاں	۱۱۸
۸۷۔	جی چاہتا ہے اُن سے کروں پیار بار بار	۱۲۰
۸۸۔	تُو ہی فانی نہیں ہر چیز ہے فانی جامی!	۱۲۲
۸۹۔	محبت میں ہمیں تقدیر سے ٹکرانا آتا ہے	۱۲۳
۹۰۔	ترے نعلینِ پا کی آرزو کی	۱۲۴
۹۱۔	ہماری زندگی بارِ گراں ہے	۱۲۵
۹۲۔	ہے وابستہ تم سے ہی عزت ہماری	۱۲۷
۹۳۔	بخشا ہے تجھے حسن نرالا ہی خدا نے	۱۲۹
۹۴۔	کنجِ قفس میں سُن کے ترانہ بہار کا	۱۳۰
۹۵۔	کیا تماشا گاہ عالم میں تماشا ہو گیا	۱۳۱
۹۶۔	خدا بہتر سمجھتا ہے کہ کیا ہے	۱۳۲
۹۷۔	وعدے پہ اعتبار کیا ہم نے کیا کیا	۱۳۴
۹۸۔	کر پائیں گے نہ ذکر تک اُن کا کسی سے ہم	۱۳۶
۹۹۔	ہم نے تمہاری چاہ میں کیا کیا نہیں کیا	۱۳۷
۱۰۰۔	اگر اُن کو مجھ سے محبت نہیں ہے	۱۳۹
۱۰۱۔	بھلا ہو گا ترا تُو بھی بھلا کر	۱۴۰
۱۰۲۔	پھاڑ ڈالا اُس نے خط سب کی نظر کے سامنے	۱۴۱
۱۰۳۔	تمنا ہو جسے فضلِ خدا کی	۱۴۳

Marfat.com

نمبر شمار	غزلیات	صفحہ نمبر
۱۰۴۔	خزاں میں لُٹے گلستاں کیسے کیسے	۱۴۵
۱۰۵۔	دل شوریدہ سر ہے اور میں ہوں	۱۴۷
۱۰۶۔	دمِ آخر بھی میرے رُخ کی تابانی نہیں جاتی	۱۴۸
۱۰۷۔	کیا بات پوچھتے ہو رُخِ لاجواب کی	۱۵۰
۱۰۸۔	جس شخص کی کبھی نہ نبھی ہو کسی کے ساتھ	۱۵۱
۱۰۹۔	میں وفا سرشت ہوں بے وفا، مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں	۱۵۲
۱۱۰۔	لگا دل پہ چرکا وہ ہجر کا، نہ سکون ہے، نہ قرار ہے	۱۵۴

Marfat.com

حرفِ اول

شاعری انسان کے اندرونی جذبات و احساسات کا عکس ہوتی ہے سچا شاعر وہ ہوتا ہے جو اپنے خیالات کو پوری دیانتداری سے شعر کے قالب میں ڈھالے مختلف شعراء نے مختلف اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی ہے غزل شاعر کے خیالات کی سب سے بڑی عکاس ہوتی ہے کیونکہ اس کا میدان بہت وسیع ہے اور اس میں مختلف النوع خیالات سمونے کی گنجائش ہوتی ہے مجھے بھی ابتدأ غزل ہی پسند ہے اور اسی کو اپنے خیالات کے اظہار کا وسیلہ بنایا ہے میں غزل گوئی میں اپنے دادا سید غلام معین الدین مشتاق (المعروف بڑے لالہ جیؒ) کے انداز کلام سے متاثر ہوں یہی وجہ ہے کہ میری غزلیات میں ان کا رنگ نمایاں ہے دادا جانؒ میری غزلیات کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے تھے میری یہ غزل انہیں بہت پسند تھی اور درگاہی قوالوں سے ریکارڈ کروا کے اکثر سنا کرتے تھے۔

کسی کے حسن پر مائل طبیعت ہوتی جاتی ہے
نئی دل کیلئے پیدا مصیبت ہوتی جاتی ہے

والدِگرامی سید نصیر الدین نصیرگیلانی مدظلہ، کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور اُن کی شاعری فنی شاعری ہے جبکہ دادا جانؒ کی شاعری میں احساس کی گہرائی نظر آتی ہے اس کے علاوہ عمِ محترم سید غلام حسام الدین حسامؔ گیلانی مدظلہ بھی ذوقِ سخن رکھتے ہیں ان کی نعتیہ شاعری نہایت عمدہ ہے۔ پوربی زبان میں بھی انہوں نے طبع آزمائی فرمائی ہے یہ الگ بات ہے کہ وہ شہرت سے احتراز فرماتے ہیں۔ اسی لئے کوئی مجموعہ منصۂ شہود پر نہیں آسکا۔ جانِ آرزو میری غزلیات کا مجموعہ ہے جو شاید فنی لحاظ سے

Marfat.com

تو اعلیٰ معیار پر پورا نہ اترتا ہو لیکن مجھے یقین ہے کہ بیان کی سچائی اور جذبے کی شدت کے اعتبار سے سخن شناس طبقہ میں پذیرائی حاصل کرے گا۔

نیاز مندِ غوثِ اعظمؓ

سید غلام الدین جامی گیلانی قادری

آستانہ عالیہ گولڑہ شریف

Marfat.com

ڈاکٹر تصدق حسین راجا

"جانِ آرزو" اور جامی گیلانی

ہم آج جب مختلف اصنافِ اردو ادب کی رفتار کا جائزہ لینے بیٹھتے ہیں تو ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے شاعری کی کتابیں نسبتاً زیادہ چھپ رہی ہیں اور شعر و سخن کے میدان میں نئے نئے نام سامنے آئے ہیں۔ میری ذاتی رائے میں ان نوجوان شعراء میں سے بہت کم تعداد ایسے شعراء کی ہے جن کی شاعری کو پڑھ کر ہم بلاخوفِ تردید یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ کلام کسی ایسے نوجوان کا نہیں ہو سکتا جسے شعری دنیا میں وارد ہوئے ایک بہت مختصر مدت ہوئی ہے۔ ایسے نوجوان شعراء کے مجموعہِ کلام کے اکثر شعروں پر یہ گمان گزرتا ہے کہ یہ کلام کسی منجھے ہوئے کہنہ مشق شاعر کا ہو گا۔ کچھ ایسی ہی بات میں نے "جانِ آرزو" (غزلیات) کے شاعر جامی گیلانی کی اِس کتاب کے مسوّدے کو پڑھ کر محسوس کی ہے۔ غزلیات پر مشتمل اِس شعری مجموعے کے بارے میں اظہارِ خیال کرنے سے قبل صاحبِ کتاب جامی گیلانی کا تعارف بے حد ضروری معلوم ہوتا ہے اِس لئے کہ یہ تعارف ایک ایسے خانوادے کے حوالے سے بنتا ہے جو گزشتہ صدی میں برِصغیر بھر میں اپنا تعارف آپ تھا۔ پوٹھوار میں واقع ایک بستی گولڑہ شریف کے نام سے پہچانی جاتی ہے جہاں کبھی بزرگ ہستی سیّد پیر مہر علی شاہؒ مقیم تھی۔ رشد و ہدایت کا سرچشمہ رواں تھا، ذکر و فکر کی محفلیں بھی سجتی تھیں اور علم و حکمت کی روشنی بھی دور دراز تک پھیل رہی تھی پیر مہر علی شاہؒ کا ایک بڑا حوالہ اپنے دور کے اُن

Marfat.com

مختلف فتنوں کے خلاف جہاد بھی تھا جو دینِ اسلام کے مضبوط قلعے میں نقب لگانے کی کوشش میں تھے۔ پاکستان کے دارالسلطنت اسلام آباد سے ملحق اُسی بستی میں اب پیر مہر علی شاہؒ کا مزار مرجعِ خاص و عام ہے۔

جانِ آرزو کے شاعر جامؔی گیلانی کا پورا اسمِ گرامی سیّد غلام نظام الدین جامؔی گیلانی قادری ہے۔ آپ جامؔی تخلص رکھتے ہیں۔ آپ پیر مہر علی شاہؒ کی تیسری پشت کے ایک بزرگ سید پیر نصیر الدین نصؔیر گیلانی کے فرزندِ ارجمند ہیں جو صاحبِ دیوان شاعر ہیں اور خاص طور پر نعت بے حد خوبصورت لکھتے ہیں۔ نصیر الدین گیلانی کے والد محترم حضرت سید پیر غلام معین الدین شاہؒ المتخلص مشتاؔق ایک اچھے شاعر تھے۔ آپ کا عارفانہ کلام ''اسرار المشتاق'' کے نام سے شائع ہوا۔ معین الدین شاہؒ نے وحدت الوجود پر بہت خوبصورت لکھا، آپ کی اس کتاب کو بڑی پذیرائی حاصل ہوئی۔ جامؔی گیلانی اپنے داداؒ سے متاثر ہوئے اور نہ صرف شاعری میں اُن کا تتبع کیا بلکہ سلسلہ قادریہ جدیہ میں جامؔی گیلانی نے بیعت بھی اپنے داداؒ حضور کے دستِ مبارک پر کی۔

اب ذکر ہو جائے ''جانِ آرزو'' کا جو جامؔی گیلانی کی غزلیات کا مجموعہ ہے۔ اس شعری مجموعے میں شامل غزلیات کی تعداد ۱۱۰ بنتی ہے۔ کتاب کا آغاز ایک منقبت سے ہوتا ہے۔ پہلا ہی شعر قاری ''جانِ آرزو'' کے شاعر کی پختگیِ کلام اور سلاست، روانی کے سکے کی مہر ثبت کر دیتا ہے۔

ہر حال میں تعظیم کرو آلِ عبا کی
آتی ہے نظر اِن میں جھلک شیرِؓ خدا کی

Marfat.com

اِس کتاب کے آغاز کے اس شعر کو پڑھتے وقت مجھے جامؔی گیلانی کی اس غزل کے دو اشعار یاد آئے جو جامؔی نے اُس وقت کہی تھی جب آپ میٹرک کے طالبعلم تھے

ہماری زندگی بارِگراں ہے
فقط محرومیوں کی داستاں ہے
مرا ہر شعر غم کا ترجماں ہے
مرا دیوان میری داستاں ہے

عموماً طالبعلمی کے دور میں اول اول کہے گئے اشعار "تک بندی" پر مشتمل ہوتے ہیں جبکہ جامؔی گیلانی کے ان اشعار کی سادگی بیان اور شعری پابندیوں کی پیروی جامؔی کے لئے مستقبل کا ایک ایسا شاعر بننے کی پیش گوئی کرتی ہے جس کی آواز جدا طور پر محسوس کی جائے گی۔

جانِ آرزو کے ابتدائی صفحات میں منقبت کے بعد جامؔی گیلانی نے سراج السالکین ہے گولڑے میں کے عنوان سے خوبصورت اشعار لکھے ہیں۔

دو اشعار ملاحظہ فرمایئے

کرم جس پر نہ ہو مہرِ علیؒ کا
کوئی ایسا نہیں ہے گولڑے میں
ہیں جس کی ضو سے روشن ہر دو عالم
وہ مہرؒ عالمیں ہے گولڑے میں

کتاب کے ابتدائی چند صفحات کے بعد قاری جب" جانِ آرزو" کے بابِ غزل پر

Marfat.com

پہنچتا ہے تو جامی گیلانی یوں غزل سرا نظر آتے ہیں۔

کسی دن اُن کو سمجھانا پڑے گا
ستم ہر ایک گنوانا پڑے گا
ابھی منزل ہے تھوڑی دور اپنی
ابھی کچھ دیر ستانا پڑے گا
اگر ہے قصد کعبے کا تو سن لو
اِسی رستے میں میخانہ پڑے گا

آمد شعر کا معاملہ جامی گیلانی کے ساتھ کچھ یوں ہے کہ گھوڑ سواری کے دوران پانچ پانچ غزلیں ہو جاتی ہیں جو املا کروا دیتے ہیں۔ اس بات کا انداز قاری کو ''جانِ آرزو'' کے مطالعہ کے دوران قدم قدم پر ہوتا ہے۔ ایک اور غزل کے چند اشعار سنیئے اور سر دھنتے جایئے۔

لگتا ہے کہ گزرے ہو مری جان اِدھر آج
مہکی ہوئی آتی ہے نظر راہ گزر آج
جس ماہ لقا تک نہ تھی کل اپنی رسائی
مہمان ہمارا ہے وہی رشکِ قمر آج
غیروں نے ہی کی ہوگی کوئی بات یقیناً
بدلا سا ہے کچھ آپ کا اندازِ نظر آج

ایک اور غزل میں ''جانِ آرزو'' کے شاعر کے شعری سفر کی مسافتیں بڑی تیزی سے طے ہوئیں جس کا انداز قاری کو اِن اشعار سے ہوتا ہے۔

Marfat.com

دل کسی کی یاد میں رشکِ حرم جب سے ہوا
سب ملائک گرد اُس کے باوضو پھرنے لگے
دیکھ کر جاؔمی کو یوں خوار وزبوں اُس نے کہا
آبرو والے بھی اب بے آبرو پھرنے لگے

چند ایک غزلوں میں عشقِ مجازی اور محبوبِ مجازی کے گلے شکووں کے بعد ذرا آگے چل کر جاؔمی گیلانی کے ہاں غزل میں نعت کا رنگ بھی خوب نکھرا ہے۔ دو اشعار ملاحظہ فرمایئے۔

چلے تو جائیں گے ہم حشر میں لے کر گناہوں کو
مگر کس منہ سے فخرِ انبیاء کا سامنا ہوگا
محمدؐ ہی شفیع المذنبیں ہوں گے وہاں جاؔمی
گنہگاروں کو محشر میں اُنہی کا آسرا ہوگا

جاؔمی گیلانی کی غزلوں میں کہیں کہیں تو یوں لگتا ہے جیسے غزل کا اسپِ تازی کچھ تھک تھک سا گیا ہے اس کی برق رفتاری میں فرق آگیا ہے لیکن دو ایک غزلوں کے بعد وہ پھر تازہ دم نظر آنے لگتا ہے۔ ایک اور غزل کے چند اشعار سے ہمارے اس دعوے کی تصدیق ہو جاتی ہے۔

ہزاروں پاسباں رہنے لگے ہیں آس پاس اُن کے
ملاقاتوں کی اب مخدوش صورت ہوتی جاتی ہے
کنارا کش جو ہونا چاہتا ہے اِن دنوں مجھ سے
اُسی عیّار سے مجھ کو محبّت ہوتی جاتی ہے

Marfat.com

زمانے پر عیاں ہونے لگے ہیں راز الفت کے
تمہارے عشق کی جاناں وضاحت ہوتی جاتی ہے

جامی گیلانی ان دنوں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں ایل ایل بی شریعہ کے طالب علم ہیں بظاہر تو وہ خانقاہی نظام کے ایک معروف خانوادے کے نوجوان ہیں جنہیں زندگی کی مصروفیات میں سے مطالعہ کا وقت نکالنا اور اس جواں سالی میں شعر [illegible] یہ قوام رکھنا کتنا مشکل ہے لیکن "جانِ آرزو" کی غزلوں کے اکثر اشعار اس بات کے گواہ ہیں کہ جامی گیلانی کو علم اور کتاب سے محبت ہے اردو، فارسی اور عربی کے الفاظ کا خوبصورت انتخاب اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ جامی مطالعہ کتب کے لئے بھی وقت کا نکال لیتے ہیں ایک غزل کے چند اشعار ملاحظہ فرمایئے

بعدِ مردن پرسشِ اعمال تو اپنی جگہ
اُن کے آنے سے مگر کچھ حوصلہ ہو جائے گا
سجدہ گاہِ اہلِ نسبت وہ زمیں ہو جائے گی
جس زمیں پر ثبت اُن کا نقشِ پا ہو جائے گا
جب ترا دل آئینہ ہوگا خدا کے نور کا
محو تیرے دل سے نقشِ ماسوا ہو جائے گا

خیال قیس، پردہ محمل، سرِ محشر اور تیر نیم کش کا ذکر ہر چند کہ روایتی غزل کی باتیں ہیں مگر آیئے دیکھتے ہیں جامی گیلانی نے انہیں کس طرح برتا ہے۔

Marfat.com

خیالِ قیس ہی اُس پردہِ محمل کی زینت ہے
خیالِ قیس ہی اُس پردہِ محمل سے نکلے گا
ہمارے قتل کا تب فیصلہ ہوگا سرِ محشر
وہ خونِ آلودہ خنجر جب کفِ قاتل سے نکلے گا
سمجھ کر دین اُس کی ہم اُسے دل میں جگہ دیں گے
ہو تیغِ نیم کُش جب دستِ قاتل سے نکلے گا
سرِ عرشِ بریں پائے گا اعزازِ پذیرائی
وہ جملہ جو زبانِ مرشدِ کامل سے نکلے گا

''جانِ آرزو'' کے مطالعہ کے دوران ۲ جامی گیلانی قدم بہ قدم ساتھ ساتھ چلتے نظر آتے ہیں۔ ایک وہ جو غزل کا شاعر ہے اور دنیائے مجاز کی دیرینہ باتوں کو شعری جامہ پہنا رہا ہے اور دوسرا وہ جو کبھی کبھی اس دینا سے باہر نکل کر ایک نئی سمت یوں دیکھتا ہے جیسے اس کے قدم اس جانب مڑ جانے والے ہوں، جس سمت کا تعین اس کے لئے کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا...... جیسی نعت کا خالق کر چکا ہے۔ ایسے لمحوں میں وہ کچھ اس طرح کی دعوت دیتا ہوا نظر آتا ہے:

بصیرت کے طلب گارو! کوئی اہلِ نظر ڈھونڈو
شعورِ زندگی ملتا ہے نگہِ مردِ کامل سے
کہیں گے حشر میں ہم منکروں سے بعد بخشش کے
کریں گے مصطفےٰ سب کی شفاعت تم نہ کہتے تھے
اللہ رے سرِ حشر محمدؐ کی شفاعت
مجھ جیسے گنہگار کی امداد کریں گے

Marfat.com

ہوں قریبِ مرگ کب سے مصطفٰؐ کے ہجر میں
کون پہنچائے مدینے نیم جاں کی داستاں
خود بخود ہو جائے گی معلوم سب کو حشر میں
مصطفٰؐ کی رحمتوں کے سائباں کی داستاں

جوں جوں "جانِ آرزو" کے اختتامی صفحات قریب آتے جاتے ہیں، عشق و محبت وفا وجفا، ہجر و مذاق، شکایتِ زمانہ اور رسوائی و بدنامی کے مضامین میں کمی واقع ہوتی جاتی ہے اب جامی گیلانی کے سامنے کتابِ زندگی کے کچھ دوسرے اوراق کھلتے جاتے ہیں جن کی اہمیت پہلے مضامین کی نسبت کسی طور کم نہیں ہے اس حوالے سے ایک غزل کے چند اشعار ملاحظہ کیجئے۔

اک طرف ہے گمرہی، اک سمت ہے راہ ہدیٰ
زندگی میں دو ہی رستے ہیں بشر کے سامنے
ساتھ ہے میرے، مرا وہ رہبرِ کامل اگر
کیوں میں ہمت ہار دوں خوف و خطر کے سامنے
آدمیت مال و دولت پر فدا ہونے لگی
سر جھکا ڈالا بشر نے سیم و زر کے سامنے

کچھ اشعار بریلی شریف کے سفر کے دوران موزوں ہوئے تھے۔ جو "جانِ آرزو" کے اختتامی صفحات کی زینت بنے ہیں۔ ان میں سے چند اشعار ملاحظہ کیجئے:

دلِ شوریدہ سر ہے اور میں ہوں
فغانِ بے اثر ہے اور میں ہوں

Marfat.com

ک

تمہاری آرزو ہے اور دل ہے
تمہاری رہ گزر ہے اور میں ہوں
تمہارے ہجر میں مصروفِ زاری
فقط اِک چشمِ تر ہے اور میں ہوں
خوشا! یہ خوش نصیبی اپنی جاؔمی
بریلی کا سفر ہے اور میں ہوں

مجموعی طور پر "جانِ آرزو" کی وہ غزلیں زیادہ خوبصورت ہیں جو چھوٹی بحور میں لکھی گئی ہیں۔ کہیں کہیں اس کتاب میں شامل غزلیات کا مجموعی حسن ماند پڑتا محسوس ہوتا ہے اور آمد پر آورد کا گمان ہونے لگتا ہے۔ مجموعی یہ تاثر کہاں تک درست ہے اس کا صحیح جواب تو جاؔمی گیلانی ہی دے سکتے ہیں۔ البتہ خیال آفرینی اور محاکات کی داد نہ دینا بخل سے کام لینے کے مترادف ہوگا۔

"جانِ آرزو" (غزلیات) کے علاوہ جاؔمی گیلانی کا ایک اور مجموعہ رباعیات "عنوانِ آرزو" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ راقم کو جس طرح مولانا حسرت موہانی کی شاعری پڑھنے کے بعد اکثر یہ خیال گزرا کہ مولانا اور عشق و محبت کی یہ وارداتیں، یہ داستانیں، یہ شاعری مولانا کی کیسے ہو سکتی ہے، کچھ اسی سے ملتی جلتی صورت حال "جانِ آرزو" کے شاعر سے ملاقات کے بعد درپیش رہی خیال آیا جاؔمی گیلانی ایک نوجوان پیرزادہ، دیکھنے میں ظاہر و باطن ایک درویش خدامست کار کھنے والا ان غزلوں کا خالق کیسے ہو سکتا ہے خود سے یہ سوال کیا تو جواب ملنے میں زیادہ دیر نہیں لگتی کی جاؔمی گیلانی نے شعر و سخن میں جس عشق و محبت کی کیفیات کو اپنی

Marfat.com

غزلیات کا موضوع بنایا ہے اس میں نہ تو بوالہوسی شامل ہے نہ اس بوالہوسی کی وارداتیں جو بلاشبہ قابلِ گرفت ہو سکتی تھیں۔ ''جانِ آرزو'' میری نظر میں اس جامی گیلانی کے شعری سفر کی داستان ہے جو ایک ایسے نوجوان شاعر ہیں جو جادہِ شعر وادب پر آنکھیں بند کئے عازمِ سفر نہیں ہوئے بلکہ منزل کو نظر میں رکھ کر کھلی آنکھوں سے مسافت طے کر رہے ہیں مستقبل کے قاری کو ان سے بجا طور پر بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ میں ''جانِ آرزو'' کی اشاعت پر جناب جامی گیلانی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر تصدق حسین راجا

Marfat.com

ہر حال میں تعظیم کرو آلِؑ عبا کی
آتی ہے نظر اِن میں جھلک شیرِؑ خدا کی

منسوب ہر اک لطف و کرم اِن کے ہے گھر سے
اک دھوم جہاں میں ہے مچی جود و سخا کی

ہے آیۂ تطہیر کا مظہر یہ گھرانہ
عصمت پہ اسی گھر کی گواہی ہے خدا کی

وابستہ رہو دامنِ اولادِ علیؑ سے
محشر میں اِسی گھر سے ہے اُمید وفا کی

اے دردِ شہِ کرب و بلا! تیرے تصدّق
تُو نے مِرے ہر دکھ کی ہر اک غم کی دوا کی

اِس گھر کا ہر اک فرد ہے تسلیم کا پیکر
طے کی ہیں کڑی منزلیں تسلیم و رضا کی

صد شکر، ثنا خوانِ محمدؐ ہوں مَیں، جامؔی!
گھُٹّی میں محبت ہے شہِ ارض و سما کی

Marfat.com

دیکھ لیتا ہے جو اک بار سراپا تیرا
وہ دل و جان سے ہو جاتا ہے شیدا تیرا

میرے دل میں رہے تا عمر محبت تیری
زندگی بھر مرے سر پر رہے سایہ تیرا

حشر کے روز پچھوں گا میں ترے دامن میں
مجھ کو کافی ہے مرے غوث سہارا تیرا

میں غلام ابنِ غلام اور تُو آقا میرا
تُو کریم ابنِ کریم اور میں بندہ تیرا

اُس بلندی کو نہ چھو پائے گا ماہِ کامل
جس بلندی پہ چمکتا ہے ستارا تیرا

نزع کی ساعتیں ہو جائیں گی آساں مجھ پر
میری نظروں میں سمایا ہے سراپا تیرا

Marfat.com

تُو نوازے گا جسے اُس کو نوازے گا خدا
وہ خدا کا بھی نہ ہوگا جو نہ ہوگا تیرا

زندگی بھر مری نسبت رہے تیرے در سے
بعدِ مُردن بھی تعلّق رہے میرا تیرا

تیری نسبت کا حوالہ مری پہچان بنے
عمر بھر بن کے رہوں والہ و شیدا تیرا

تا ابد رہنا ہے اُس شہر کو فردوس مثال
ہے جہاں دفن رضاؒ چاہنے والا تیرا

کیوں نہ یہ جامؔیِ بے چارہ پکارے تجھ کو
ایک دیرینہ نمک خوار ہے آقا تیرا

Marfat.com

نائبِ مصطفےٰ معین الدّینؒ
مظہرِ مرتضےٰؓ معین الدّینؒ

قیس لیلیٰ کے حسن پر شیدا
میں ترا مبتلا معین الدّینؒ

میں ہوں ادنیٰ گدا ترے در کا
تُو ہے حاجت روا معین الدّینؒ

ہو میسّر تمہارا قرب مجھے
کاش روزِ جزا معین الدّینؒ

تُو ہے آقا تجھے ہے لاج مری
میں ہوں تیرا گدا معین الدّینؒ

میں پکاروں کسے سِوا تیرے
میری بگڑی بنا معین الدّینؒ

ہے طلبگارِ چشمِ لطف و کرم
جامؔیِ بے نوا معین الدّینؒ

Marfat.com

تُو مخزنِ علمِ خفی و جلی یا خواجہ محمد شمس الدینؒ
تُو بحرِ علومِ مولا علیؑ یا خواجہ محمد شمس الدینؒ

اے خواجہ سلیمانؒ کے ثانی اے نورِ محمدؐ کے جانی
تُو چشت کے گلشن کی ہے کلی یا خواجہ محمد شمس الدینؒ

امداد ہو میری بہر خدا اے منبعِ مہر وجود و سخا
ہے تجھ سے وفا کی ریت چلی یا خواجہ محمد شمس الدینؒ

ہر ایک ہے تیرا شیدائی ہر سمت ہے تیری رعنائی
کیا خوب تری صورت ہے بھلی یا خواجہ محمد شمس الدینؒ

حالات پہ میرے کیجیے نظر امداد بحقِ خواجہ قمرؒ
سر سے نہیں غم کی شام ڈھلی یا خواجہ محمد شمس الدینؒ

Marfat.com

اِس دل کی سیاہی دور کرو مغموم کو اب مسرور کرو
کہتا ہے غلامِ مہرِ علیؒ یا خواجہ محمد شمس الدّینؒ

ہوں روزِ ازل سے تیرا گدا سو جان سے ہوں میں تجھ پہ فدا
نسبت ہے ترے در سے ازلی یا خواجہ محمد شمس الدّینؒ

ذرّے جو ترے قدموں سے لگے تارے بن کر سارے چمکے
جنّت سے حسیں ہے تیری گلی یا خواجہ محمد شمس الدّینؒ

جامؔی ہے تمہارے در کا گدا جامؔی کی سنو فریاد ذرا
از بہرِ جنابِ مہرِ علیؒ یا خواجہ محمد شمس الدّینؒ

Marfat.com

سراج السالکیں ہے گولڑے میں
امام الواصلیں ہے گولڑے میں

اگرچہ خاطی و عاصی ہوں لیکن
شفاعت کا یقیں ہے گولڑے میں

شہِؒ بغداد کی آنکھوں کا تارا
غلامِ محیِ دیںؒ ہے گولڑے میں

کرم جس پر نہ ہو مہرِ علیؒ کا
کوئی ایسا نہیں ہے گولڑے میں

ہیں جس کی ضَو سے روشن ہر دو عالم
وہ مہرِ عالمیں ہے گولڑے میں

خدا کو بھی ہے جس سے پیار جامؔی
اِک ایسا نازنیں ہے گولڑے میں

Marfat.com

ظلمتوں میں اُجالا ہمارا رضاؒ
نعمتِ حق تعالیٰ ہمارا رضاؒ

اچھے اچھوں سے اچھا ہمارا رضاؒ
اونچے اونچوں سے اونچا ہمارا رضاؒ

دونوں عالم کے پیارے ہیں غوث الوریٰؒ
غوثِ اعظمؒ کا پیارا ہمارا رضاؒ

کوئی اُس کی نگاہوں میں جچتا نہیں
جس نے اِک بار دیکھا ہمارا رضاؒ

فکرِ دنیا نہیں فکرِ عقبیٰ نہیں
حامیِ دین و دنیا ہمارا رضاؒ

Marfat.com

جس سے تاریک راہیں منوّر ہوئیں
روشنی کا وہ منبع ہمارا رضاؒ

ہم رضاؒ کے ہیں شیدائی اے نجدیو!
مصطفیٰؐ کا ہے شیدا ہمارا رضاؒ

ہر محاذِ قلم پر ہُوا سرخرو
دین کے کام آیا ہمارا رضاؒ

میری ہستی کی جاؔمی شبِ تار میں
چاند ہے چودھویں کا ہمارا رضاؒ

Marfat.com

قائدِ اہلِ سنّت پہ لاکھوں سلام
محسنِ قوم و ملّت پہ لاکھوں سلام

جس نے اک ماہ میں حفظ قرآں کیا
ایسے حافظ کی ہمّت پہ لاکھوں سلام

اُس کی بھولی اداؤں پہ لاکھوں درود
اُس کی سادہ طبیعت پہ لاکھوں سلام

فخرِ دیں ، نازِ ملّت پہ بے حد درود
پیکرِ باکرامت پہ لاکھوں سلام

کاشفِ سرِّ منطق پہ بے حد درود
شارحِ علمِ ہیئت پہ لاکھوں سلام

خدمتِ دیں میں جس کی کٹی زندگی
اُس کی بے لوث خدمت پہ لاکھوں سلام

وہ رضاؒ جو تھا شیدائے غوث الوریٰؒ
اُس رضاؒ پاک طینت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

بابِ غزل

Marfat.com

Marfat.com

کسی دن اُن کو سمجھانا پڑے گا
ستم ہر ایک گنوانا پڑے گا

ابھی منزل ہے تھوڑی دُور اپنی
ابھی کچھ دیر ستانا پڑے گا

اگر ہے قصد کعبے کا تو سن لو
اِسی رستے میں میخانہ پڑے گا

تمہارے عہد و پیماں یاد کر کے
دلِ مضطر کو بہلانا پڑے گا

رہِ الفت پہ چلنے کا طریقہ
کسی دن اُن کو سکھلانا پڑے گا

مجھے تنبیہ کی پیرِ مغاں نے
تجھے محفل سے اُٹھوانا پڑے گا

Marfat.com

نہ پوچھو ہجر کی راتوں کی باتیں
تمہیں یہ سُن کے شرمانا پڑے گا

بالآخر آج اُس نے کہہ دیا ہے
تمہارا پیار ٹھکرانا پڑے گا

مریضِ عشق کی حالت نہ پوچھو
مسیحاؤں کو گھبرانا پڑے گا

نقابِ روئے جانانہ نہ اٹھے
ہمیں ورنہ مچل جانا پڑے گا

قریبِ مرگ ہے جاؔمی تمہارا
دمِ آخر تمہیں آنا پڑے گا

Marfat.com

بڑھ کے اُس ذات سے کوئی مجھے پیارا نہ ہوا
اور کوئی بھی مری آنکھ کا تارا نہ ہوا

ہم کو معلوم تھا اِک روز وہ دھوکا دیں گے
اُن سے افسوس مگر پھر بھی کنارا نہ ہوا

ظلم سہتے ہی کٹی عمر ہماری ساری
کوئی شکوہ بھی مگر ہم سے تمہارا نہ ہوا

ہم ترے عشق میں برباد ہوئے ہیں ظالم
کوئی بھی پاس مگر تجھ سے ہمارا نہ ہوا

جس کی قربت کی تمنا تھی تجھے اے جاؔمی!
اُس سے اِک لمحہ ترا قرب گوارا نہ ہوا

Marfat.com

لگتا ہے کہ گزرے ہو مری جان اِدھر آج
مہکی ہوئی آتی ہے نظر راہگزر آج

صد شکر کہ میں منتظرِ دید تھا جس کا
دیکھی ترے کوچے کی وہ رنگین سحر آج

جس ماہ لقا تک نہ تھی کل اپنی رسائی
مہمان ہمارا ہے وہی رشکِ قمر آج

غیروں نے ہی کی ہو گی کوئی بات یقیناً
بدلا سا ہے کچھ آپ کا اندازِ نظر آج

وہ حال ترا پوچھنے آجائیں گے جامؔی!
کچھ کام دکھائے گی تری آہِ سحر آج

Marfat.com

حال اُس کو اپنے دل کا بتایا تو کیا ہوا
افسانۂ فراق سنایا تو کیا ہوا

احباب نے جو اُس سے ملایا تو کیا ہوا
سویا ہوا جو درد جگایا تو کیا ہوا

آنکھوں پہ اَب بھی مجھ کو بٹھاتا ہے اِک جہاں
تُو نے نظر سے اپنی گرایا تو کیا ہوا

مل جائے گا کوئی تو وفا آشنا ہمیں
اُس کو وفا شناس نہ پایا تو کیا ہوا

میں نے بھی دل سے تیری محبّت نکال دی
تُو نے جو میرا پیار بھلایا تو کیا ہوا

Marfat.com

وہ ہو گئے ہیں وقف زمانے کے واسطے
سب کچھ جو اُن پہ ہم نے لٹایا تو کیا ہوا

پہلے ہی اِک جہاں کا ستایا ہوا تھا میں
تُو نے مجھے جو اور ستایا تو کیا ہوا

تحریر میں یہ کرب نشانی ہے یار کی
الفاظ میں یہ درد سمایا تو کیا ہوا

وہ تو جفا کی راہ سے جامؔی نہ ہٹ سکا
تُو نے وفا کا قول نبھایا تو کیا ہوا

Marfat.com

ہاتھوں کو کیا اٹھا کر کوئی دعا کرے
سنتا ہی جب نہیں وہ کون التجا کرے

وابستہ ہوگئے ہیں ہم اُس کی ذات سے
اب چاہتا ہے جو بھی، وہ دلبرا کرے

جس دل کا ہوں مقدر پیہم اداسیاں
محرومیوں کا اپنی کس سے گلہ کرے

میں اُس کی آرزو سے، صرفِ نظر کروں
آئیں کبھی نہ ایسے لمحے خدا کرے

دنیا میں کیا مسیحا ایسا کوئی نہیں
چارہ جو آج جامیؔ کے درد کا کرے

Marfat.com

لے کے سینے میں تمہاری آرزو پھرنے لگے
ہم تمہاری جستجو میں کو بکو پھرنے لگے

نزع کے عالم میں بھی بھولی نہ میخانے کی یاد
میری آنکھوں میں صراحی اور سبو پھرنے لگے

میرے ان کے درمیاں جب رنجشیں پیدا ہوئیں
ہائے کیا اغیار، ہوکے سرخرو پھرنے لگے

ہو گئے اخلاص کی خوشبو سے جب لہجے تہی
ہم سجا کر لب پہ تیری گفتگو پھرنے لگے

داغ اپنی بے وفائی کا مٹانے کے لئے
میری رسوائی لئے وہ چار سُو پھرنے لگے

دل کسی کی یاد میں رشکِ حرم جب سے ہُوا
سب ملائک گِرد اُس کے باوضو پھرنے لگے

دیکھ کر جامؔی کو یوں خوار و زبوں اُس نے کہا
آبرو والے بھی اب بے آبرو پھرنے لگے

Marfat.com

ہمارا ہم خیال اک دن زمانہ بن ہی جائے گا
کوئی تو اپنے جینے کا بہانہ بن ہی جائے گا

مرتب ہو ہی جائے گی ہماری داستاں اِک دن
کہانی بن ہی جائے گی، فسانہ بن ہی جائے گا

کہاں تک عیش راس آئے گا دنیائے محبت میں
غم و درد و الم کا دل نشانہ بن ہی جائے گا

کبھی تو اُن کے کوچے کی بہاریں ہم بھی لُوٹیں گے
کبھی تو اُن سے ملنے کا بہانہ بن ہی جائے گا

ہمارے ہو ہی جائیں گے وہ اب اُمید ہے جاؔمی
ہمارا اُن کے دل میں آشیانہ بن ہی جائے گا

Marfat.com

مجھ کو پرائی آنکھ سے دیکھا نہ کیجئے
لِللّٰہ میرے پیار کو رسوا نہ کیجئے

جس بے وفا نے آپ کو یکسر بھلا دیا
اُس بے وفا کی یاد میں رویا نہ کیجئے

اِک دن ضرور آپ کو دیں گے دغا یہ لوگ
میرے سوا کسی پہ بھروسہ نہ کیجئے

جو بھی ہے دل میں بات وہ لائیں زبان پر
ہم سے کوئی بھی بات چھپایا نہ کیجئے

جنسِ وفا گراں ہے زمانے میں آجکل
جاؔمی ! وفا کا اُن سے تقاضا نہ کیجئے

Marfat.com

سو جاں سے مری جان یہ دل تجھ پہ فدا ہے
لگتا ہے تُو دنیائے محبت کا خدا ہے

کر اپنے سوالی کو عطا سوزِ محبت
مشہور زمانے میں تری جود و سخا ہے

کیا یونہی مری عمر گزر جائے گی روتے
کیا میرے مقدر میں تڑپنا ہی لکھا ہے

کیا لائے وہ شاہوں کی شہنشاہی نظر میں
جو کوچۂ سرکارِ دو عالمؐ کا گدا ہے

اُس حسنِ فسوں گر کو بھلا اور کہیں کیا
عیّار ہے قاتل ہے قیامت ہے بلا ہے

قسمت ہی میں لکھّا تھا یہ دن دیکھنا مجھ کو
اپنوں سے شکایت ہے نہ غیروں سے گلہ ہے

تاحشر رہے یار کا میخانہ سلامت
اپنی تو فقط ایک ہی جامؔی یہ دعا ہے

87930
Marfat.com

جب نزع کا وقت آئے اے مرشدِ میخانہ
بیمارِ محبت کی بالیں پہ چلے آنا

اس عالمِ ہستی میں ہے کون بھلا اپنا
مطلب کا زمانہ ہے، مطلب کا ہے یارانا

میں رازِ حقیقت ہوں کیا کوئی مجھے سمجھے
اپنوں میں تو اپنا ہوں، بیگانوں میں بیگانا

جب میں نہ رہوں گا تب ہو جائے گا راز افشا
دنیا کو سنائے گی، دنیا مِرا افسانا

اپنا نہ ہُوا اپنا، قسمت ہی کچھ ایسی تھی
بیگانے سے کیا شکوہ، بیگانہ ہے بیگانا

Marfat.com

اتنا ہی صلہ کافی ہے میری وفاؤں کا
دو پھول ہی بھولے سے تربت پہ چڑھا جانا

آجا کہ تڑپتا ہوں دن رات جدائی میں
اب چھوڑ بھی دے پیارے ہر روز کا تڑپانا

یہ دَورِ خُم و ساغر جاری رہے محشر تک
تا حشر رہے قائم ساقی ترا میخانا

منگتوں کو دیئے جانا شیوہ ہے کریموں کا
خالی کسی سائل کو اچھا نہیں لوٹانا

اُس شاہِ بریلیؒ کی نسبت کا کرشمہ ہے
جامؔی کے یہ شعروں کا انداز جداگانا

Marfat.com

ہمارا آپ کا جب حشر کے دن فیصلہ ہو گا
ہمارا ہاتھ ہو گا اور گریباں آپ کا ہو گا

ہمارے درپئے آزار ہونے کا سبب کیا ہے
کسی کا گر بھلا سوچو گے اپنا بھی بھلا ہو گا

کئی دن سے دھڑکنے کی صدا تک بھی نہیں آتی
کوئی رہزن ہمارا چھین کر دل لے گیا ہو گا

بِلا رہبر نہ جا اِس راہ پر بس مان جا میری
بڑا ہی پُر خطر عشق و وفا کا راستہ ہو گا

محبت جب کسی عیّار سے ہو جائے گی تم کو
نہ ہو گا لطف مرنے میں، نہ جینے میں مزا ہو گا

چلے تو جائیں گے ہم حشر میں لے کر گناہوں کو
مگر کس منہ سے فخرِ انبیاءؑ کا سامنا ہو گا

محمدؐ ہی شفیع المذنبیں ہوں گے وہاں جامؔی!
گنہگاروں کو محشر میں اُنہی کا آسرا ہو گا

Marfat.com

بے چارگی کی میری کوئی انتہا نہیں
کوئی بھی غم گسار ، کوئی آشنا نہیں

کس آسرے پہ چھوڑ دیا مجھ کو آپ نے
جز آپ کے کوئی بھی مِرا آسرا نہیں

جو بے وفا ہیں اُن پہ کرو شوق سے جفا
میں با وفا ہوں مجھ پہ مناسب جفا نہیں

اِک آرزو ہے دل میں فقط تیرے وصل کی
اِس کے سوا کوئی بھی مرا مدعا نہیں

زندہ ہوں میں تو موت کے بس انتظار میں
اُن کے بغیر زیست کا کچھ بھی مزا نہیں

کیوں مجھ پہ بے وفائی کا تجھ کو گماں ہوا
مجھ کو عزیز تجھ سے کوئی دوسرا نہیں

جامؔی گدائے کوئے محمدؐ جو آپ ہیں
دنیا میں خوش نصیب کوئی آپ سا نہیں

Marfat.com

خبر کیا ، دلربا آئے نہ آئے
وہ ہم سے ہے خفا آئے نہ آئے

گھڑی بھر بھی نہ میرے پاس ٹھہرے
وہ آئے بھی تو کیا ، آئے نہ آئے

سنا دو دیدۂ تر کی زبانی
لبوں تک التجا آئے نہ آئے

نہ روکیں آپ مجھ کو دیکھنے سے
نظر پھر آپ سا ، آئے نہ آئے

اُنہیں سب آرزوئیں خط میں لکھ دو
زباں تک مدّعا آئے نہ آئے

یہ سوچا ہے لکھیں گے آپ کو خط
جواب اب آپ کا آئے نہ آئے

Marfat.com

تمھاری یاد آتی ہے بہر طور
تمھارا تذکرہ آئے نہ آئے

ہمیں ہر حال میں جینا پڑے گا
قرار اُن کے سوا ، آئے نہ آئے

کوئی حرفِ تسلّی ہی طبیبو !
سمجھ میں کچھ دوا ، آئے نہ آئے

ترے وعدے پہ کرلیں گے بسر ہم
یقیں اے بے وفا ! آئے نہ آئے

جبیں کو کام ہے سجدوں سے جامؔی !
نظر وہ مہ لقا آئے نہ آئے

Marfat.com

کرم فرمائیے گا بے کسوں کا آسرا ہو کر
کھڑا ہوں ہاتھ پھیلائے سراپا التجا ہو کر
خیالوں پر جو چھائے ہیں نہ جانے میرے کیا ہو کر
بہت مشکل ہے گر جینا پڑا اُن سے جدا ہو کر

دَمِ رخصت وفا کا واسطہ دے کر کہا میں نے
قرارِ جاں ہو تم میرے نہ جاؤ یوں خفا ہو کر
پساروں آپ کے ہوتے درِ اغیار پر دامن
نہیں کرتی گوارا میری غیرت آپ کا ہو کر
نہ ہرگز دیکھ پاؤں گا نگاہِ لطف غیروں پر
توجہ غیر کی جانب ہمارے آشنا ہو کر

نہ دل میں موجزن خوشیاں نہ اب ہونٹوں پہ وہ نغمے
تیرے بن رہ گئی ہے زندگانی بے مزا ہو کر

Marfat.com

تری منطق نرالی ہے ارے اَو حسن کے پیکر
تقاضائے وفا کرتے ہو ہم سے بے وفا ہو کر

تمہارے در کی نسبت نے مجھے بخشی ہے وہ رفعت
کہ مہر و ماہ لگتا ہوں تمہاری خاکِ پا ہو کر

دعا دیتا ہوں ساقی مَیں تری مخمور آنکھوں کو
مَیں اب پیتا ہوں قیدِ جام و ساغر سے رِہا ہو کر

نظامِ مے کدہ درہم صراحی اور سبو ویراں
تماشائے جنوں دیکھوں تماشائی ذرا ہو کر

مجھے اندیشۂ رسوائیِ محبوب تھا جامؔی !
پلٹ آئے بہت شکوے لبوں سے بارہا ہو کر

Marfat.com

جو اُن پہ فدا ہوگا وہ اُس کو مٹا دیں گے
مٹی میں ملا کر پھر مٹی بھی اُڑا دیں گے

انجام محبّت کا آتا ہے نظر ظالم
تُو ہم کو بھلا دے گا ہم تجھ کو بھلا دیں گے

برباد محبّت میں ہو جائیں گے ہم لیکن
اُن کو بھی محبّت کا احساس دِلا دیں گے

ملنے کی کوئی صورت اِک بار ذرا نکلے
کچھ آپ کی سن لیں گے کچھ اپنی سنا دیں گے

ہم جب بھی سنائیں گے افسانہ محبّت کا
ہنس ہنس کے رُلا دیں گے رو رو کے ہنسا دیں گے

ناموسِ محمدؐ پر قربان دل و جاں ہیں
جب وقت پڑا جاؔمی ہم جان لٹا دیں گے

Marfat.com

اُن سے ہوئی ہے دل لگی اچھا یونہی سہی
ہم سے یہ کیا خطا ہوئی اچھا یونہی سہی

ہم کو دیا ہے چھوڑ زمانے کے واسطے
ہم سے بھی تم نے خوب کی اچھا یونہی سہی

غیروں سے مل رہے ہو بڑے مسکرا کے تم
ہم سے مگر یہ بے رُخی اچھا یونہی سہی

اپنے بھی ہم نے چھوڑ دیئے جس کے واسطے
کی اُس نے بے مروّتی اچھا یونہی سہی

ہم کیا کہیں جو آپ نے جانا ہے اب ضرور
مرضی ہے گر یہ آپ کی اچھا یونہی سہی

دیتا ہوں میں دہائی مِرے کردگار! سُن
قسمت یہ میری کیا لکھی اچھا یونہی سہی

جاؔمی نے تیرے واسطے چھوڑا جہان کو
جاؔمی سے کج روی تری، اچھا یونہی سہی

Marfat.com

زمانے کو دیکھو تو کیا کر رہا ہے
مرا یار مجھ سے جدا کر رہا ہے

تم اپنا کسی کو نہ جانو کبھی بھی
یہ سارا زمانہ دغا کر رہا ہے

ہمیں جس سے اُمید تھی کل وفا کی
وہی آج ہم پر جفا کر رہا ہے

مجھے کاش آنکھیں لڑانے سے پہلے
کوئی تو یہ کہتا، خطا کر رہا ہے

کرو تم جفائیں مگر تم سے جامؔی
وفا کر رہا تھا وفا کر رہا ہے

Marfat.com

وہ مہر و محبّت سے نا آشنا ہے
بڑا ناسمجھ ہے بہت بے وفا ہے

ہزاروں ہیں شیدا مرے دلربا کے
سراپا قیامت مرا دلربا ہے

مناسب نہ تھیں ہم پہ اتنی جفائیں
ہماری وفاؤں کا کیا یہ صلہ ہے؟

قیامت میں یا رب بھرم میرا رکھنا
بحقِ محمدؐ ، یہی التجا ہے

بھلا کیا شکایت کروں میں کسی سے
مقدر میں میرے تڑپنا لکھا ہے

کریں آپ جامؔی پہ بے شک جفائیں
سلامت رہیں آپ بس یہ دعا ہے

Marfat.com

جب سے ہماری آنکھ ہے اُن سے لڑی ہوئی
دل پر ہے تب سے ایک قیامت پڑی ہوئی

آجاؤ بام پر ، یہاں اک حشر ہے بپا
ہے انتظارِ دید میں دنیا کھڑی ہوئی

رہتی ہے میری آنکھ کے ہر وقت سامنے
تصویرِ یار دل میں ہے ایسی جڑی ہوئی

سینے نہ اِن کی آپ ، یہ میرے رقیب ہیں
اِن کی ہر ایک بات ہے دل سے گھڑی ہوئی

لے لیں گے اَوٹ زلفِ محمدؐ کی حشر میں
محشر کے روز دھوپ جو جاؔمی کڑی ہوئی

Marfat.com

جاؔمی پہ اَے خدا فقط اتنا کرم رہے
تا عمر زیرِ سایۂ شاہِ امَمؑ رہے

محتاجِ التفات ہے حالِ زبوں مرا
تا عمر میرے حال پہ چشمِ کرم رہے

مجنوں ہی کیوں ہو راہِ محبّت میں سنگِ میل
ہم بھی تو راہِ عشق میں ثابت قدم رہے

تقدیر کیا لکھی مِرے پروردگار نے
جب تک رہے جہاں میں رہینِ الم رہے

چھوڑا نہ ہم نے مہر و وفا کا کبھی چلن
ہر چند آپ مائلِ جور و ستم رہے

قربان اُس پہ کوثر و تسنیم کی بہار
جو آنکھ تیری یاد میں اے دوست نم رہے

جاؔمی خدا کا نام وہ کس منہ سے لے بھلا
ہر وقت جس کے دل میں خیالِ صنم رہے

Marfat.com

کسی کے حسن پر مائل طبیعت ہوتی جاتی ہے
نئی دل کے لئے پیدا مصیبت ہوتی جاتی ہے

ہزاروں پاسباں رہنے لگے ہیں آس پاس اُن کے
ملاقاتوں کی اب مخدوش صورت ہوتی جاتی ہے

کنارا کش جو ہونا چاہتا ہے اِن دنوں مجھ سے
اُسی عیّار سے مجھ کو محبّت ہوتی جاتی ہے

زمانے پر عیاں ہونے لگے ہیں راز الفت کے
تمہارے عشق کی جاناں وضاحت ہوتی جاتی ہے

تری نسبت کے صدقے ہر کوئی تعظیم کرتا ہے
ہماری چار سُو دنیا میں عزت ہوتی جاتی ہے

Marfat.com

ہمارے آنسوؤں کو دیکھ کر ہرگز نہ گھبرانا
تمہارے ہجر میں رونے کی عادت ہوتی جاتی ہے

ہمارے دل میں کیوں بسنے لگی ہے یاد غیروں کی
تمہارے پیار میں گویا خیانت ہوتی جاتی ہے

مجھے محفوظ رکھنا چشمِ بدبیں سے مرے مولا
کہ مجھ پر اُن کی اب چشمِ عنایت ہوتی جاتی ہے

شفیعِ حشر کی شانِ شفاعت رنگ لائی ہے
گنہگاروں کی محشر میں شفاعت ہوتی جاتی ہے

یہی اک فکر کھائے جارہی ہے رات دن جامؔی !
محبّت میں ہماری کیا یہ حالت ہوتی جاتی ہے

Marfat.com

بڑھ گئی جب ہم سے اُس کی بے وفائی اور بھی
ہو گئی اس بے وفا سے آشنائی اور بھی

چاہنے والوں نے جب دھوکے دیئے ہر موڑ پر
بھولنے والے کو میری یاد آئی اور بھی

میرے دل میں قتل ہو جانے کا ارماں دیکھ کر
بڑھ گئی ظالم کی خنجر آزمائی اور بھی

پیار نے بخشا شعورِ آگہی ہر گام پر
عشق میں ہونے لگی عقدہ کشائی اور بھی

زعم تھا ہم کو پسِ مُردن وہ ہوں گے مہرباں
روزِ محشر شامتِ اعمال آئی اور بھی

ہوگئیں میرا مقدر دو جہاں کی عظمتیں
آستانے سے ترے جو لَو لگائی اور بھی

منتظر کب سے تھا جامیؔ جب مری قسمت کھلی
ایک جھونکے نے ذرا چلمن ہٹائی اور بھی

Marfat.com

دیکھنا ! جب مہرباں ہم پر خدا ہو جائے گا
راہ کا پتھر بھی خود اک راستہ ہو جائے گا

ہے یہ دعویٰ جب ملو گے ہم سے تم اک بار بھی
پھر سے قائم دوستی کا سلسلہ ہو جائے گا

بعدِ مُردن پرشِ اعمال تو اپنی جگہ
اُن کے آنے سے مگر کچھ حوصلہ ہو جائے گا

اِس زمانے میں محبت کا یہی انجام ہے
جس کو چاہو گے وہی تم سے جُدا ہو جائے گا

سجدہ گاہِ اہلِ نسبت وہ زمیں ہو جائے گی
جس زمیں پر ثبت اُن کا نقشِ پا ہو جائے گا

Marfat.com

تجھ پہ بھی پڑ جائے گا سایہ مِری تقدیر کا
دُور رہ ورنہ ترا دل غم کدہ ہو جائے گا

جب ترا دل آئنہ ہوگا خدا کے نور کا
محو تیرے دل سے نقشِ ماسوا ہو جائے گا

یہ کسے معلوم تھا آئے گا یہ بھی مرحلہ
چار سُو چرچا ہمارے عشق کا ہو جائے گا

میں اگر رونے پہ آیا ہجر میں تو دیکھنا
اک تلاطم خیز دریا رونما ہو جائے گا

داستانِ عشق جامی تب سناؤں گا اُسے
جب وہ ظالم غم سے میرے آشنا ہو جائے گا

Marfat.com

الفت میں لُٹا بیٹھے ہیں ایمان ہزاروں
"پھرتے ہیں کیے چاک گریباں ہزاروں"

اک میں ہی کھٹکتا ہوں تری آنکھ میں ساقی
یوں تو ہیں تری بزم میں مہمان ہزاروں

اللہ رے اُن کے درِ ذی شان کی رفعت
منگتوں میں ہیں شامل جہاں سلطان ہزاروں

اِس تیرگیِ ہجر میں جو بخت ہوں یاور
روشن ہوں ملاقات کے امکان ہزاروں

چوکھٹ سے تری اُٹھ کے بھلا جائیں کہاں وہ ؟
دل میں جو لیے بیٹھے ہیں ارمان ہزاروں

شکوے مرے سنتے ہی کہا اُس نے کہ ، خاموش
ہیں سر پہ ترے آج بھی احسان ہزاروں

Marfat.com

اُن ترچھی نگاہوں کا یہ انداز تو دیکھو
اک دل کے تعاقب میں ہیں پیکان ہزاروں

خواہش ہے کہ مل جائے کوئی درد شنا سا
ملنے کو تو مل جاتے ہیں انسان ہزاروں

پھرتے ہیں یہاں عشق کے مجرم بھی بہت سے
کھولے ہیں حسینوں نے بھی زندان ہزاروں

ہم بھی ہیں ستائے ہوئے دنیا کی جفا کے
ہوتے ہیں ستم ہم پہ بھی ہر آن ہزاروں

جامؔی کا رہِ عشق میں حافظ ہے خدا ہی
ہر گام پہ لٹنے کے ہیں سامان ہزاروں

Marfat.com

کبھی جو برق کی زد میں تمہارا آشیاں ہوتا
اٹھایا کب کا تم نے سر پہ اپنے آسماں ہوتا

کیا تقدیر نے یکجا ہمیں اِک موڑ پر ورنہ
نہ جانے تم کہاں ہوتے نہ جانے میں کہاں ہوتا

خلا ہم نے ہی چھوڑا تھا خود اپنے درمیاں ورنہ
یہ کب ممکن تھا کوئی میرے اُن کے درمیاں ہوتا

نہ جلتا یوں نشیمن یوں نہ لگتی آگ گلشن میں
اگر اپنے چمن کے ساتھ مخلص باغباں ہوتا

سفر کرتا اگر تُو میرے صحرائے محبت میں
ترے سر پر صدا میری وفا کا سائباں ہوتا

Marfat.com

تری رسوائی کا ڈر ہے جو چپ ہوں آج تک ورنہ
مرا ہر اشک میرے حالِ دل کا ترجماں ہوتا

پپیہا رات دن اپنے پیا کی یاد میں روئے
سکوں اُس کو اگر ہوتا نہ یوں محوِ فغاں ہوتا

نہ شیرازہ بکھرتا میرے ارمانوں کی دنیا کا
مری دنیائے ہستی کا اگر وہ پاسباں ہوتا

فلک دیتا سلامی سر کی عظمت کو ترے جامی
اگر سجدوں کی قسمت میں وہ سنگِ آستاں ہوتا

Marfat.com

کسی پر مرا دل فدا ہو رہا ہے
خدا خیر رکھّے ، یہ کیا ہو رہا ہے ؟

مجھے عمر بھر جس نے بے چین رکھا
وہی درد راحت فزا ہو رہا ہے

تمہاری ہی محفل میں غیروں کے ہاتھوں
مرے ساتھ دیکھو ! یہ کیا ہو رہا ہے

محبّت کی منزل کے راہی سنبھلنا
بہت پُر خطر راستہ ہو رہا ہے

زہے میری قسمت ، کہ راہِ وفا میں
ترا نقشِ پا رہنما ہو رہا ہے

Marfat.com

یہ کیوں میری آنکھوں سے آنسو رواں ہیں
یہ کون آج مجھ سے جدا ہو رہا ہے
ہمیں سے تعلّق ، ہمیں سے تغافُل
ارے بندہ پرور ، یہ کیا ہو رہا ہے
اٹھاتے ہو جاؔمی کو بے وجہ در سے
یہ کیا کر رہے ہو یہ کیا ہو رہا ہے
پسِ قتل جاؔمی وہ گریہ کناں ہیں
مِرا خوں بہا ، یوں ادا ہو رہا ہے

Marfat.com

نہ نکلا تھا نہ نکلا ہے نہ شاید دل سے نکلے گا
خیال اُس کا مرے دل سے بڑی مشکل سے نکلے گا

گھڑی محشر کی ہوگی اور سماں ہوگا قیامت کا
کوئی خاموش ہو کر جب تری محفل سے نکلے گا

خیالِ قیس ہی اُس پردۂ محمل کی زینت ہے
خیالِ قیس ہی اُس پردۂ محمل سے نکلے گا

ہمارے قتل کا تب فیصلہ ہوگا سرِ محشر
وہ خون آلود خنجر جب کفِ قاتل سے نکلے گا

تمہاری جستجو میں جب کوئی پہنچے گا منزل پر
تمہاری جستجو میں پھر اُسی منزل سے نکلے گا

Marfat.com

تمہارے دل میں بھی ہلچل مچا دے گا وہ اے زاہد
جو نغمہ اُس پری اندام کی پائل سے نکلے گا

سمجھ کر دَین اُس کی ہم اُسے دل میں جگہ دیں گے
وہ تیرِ نیم کش جب ترکشِ قاتل سے نکلے گا

سرِعرشِ بریں پائے گا اعزازِ پذیرائی
وہ جملہ ، جو زبانِ مرشدِ کامل سے نکلے گا

ہم اکثر سوچتے ہیں شب کی تنہائی میں اَے جاؔمی
خیال اُس بے وفا کا کیا ہمارے دل سے نکلے گا؟

Marfat.com

اب دل سے اُن کی یاد کے سائے نہ جائیں گے
مجھ سے کسی طرح وہ بھلائے نہ جائیں گے

تب تک عدم کی راہ نہ دیکھوں گا میں کبھی
جب تک مرے قریب وہ لائے نہ جائیں گے

اَے کاش زندگی کا سفر اب ہو مختصر
صدمے اب اور ہم سے اٹھائے نہ جائیں گے

اللہ رے جمالِ محمدؐ ، کہ حشر میں
آنکھوں میں اُن کے جلوے سمائے نہ جائیں گے

کر تو رہے ہیں آج وہ وعدے نباہ کے
وعدے مگر یہ اُن سے نبھائے نہ جائیں گے

Marfat.com

پوچھیں نہ آپ میری پریشانیوں کا حال
کچھ ایسے غم لگے ہیں بتائے نہ جائیں گے

اب تو قریبِ مرگ ہو ، چھوڑو کسی کی یاد
غنچے اب آرزو کے کھلائے نہ جائیں گے

جاؔمی اُنہیں تُو یاد نہ کر اب تو بُھول جا
یاد آ گئے تو پھر وہ بُھلائے نہ جائیں گے

جاؔمی ! وہ بے وفا ہے لگانا نہ اُس سے دل
اُس بے وفا کے ناز اُٹھائے نہ جائیں گے

Marfat.com

جو عشق کی باتیں کرتے ہیں دنیا سے کب وہ ڈرتے ہیں
جو ڈرتے ہیں رسوائی سے وہ خاک محبّت کرتے ہیں

کیا آپ کو یہ احساس نہیں کیا دل پہ گذرتی ہے میرے
جو ناز و ادا سے آئینے کے سامنے آپ سنورتے ہیں

کیوں پوچھتے ہو یہ صبح و مسا، دل کس کو دیا ہے تم نے بھلا؟
وہ کون بھلا ہے تمہارے سوا؟ ہم جس کے حسن پہ مرتے ہیں

ہرگز نہ رہے گی پھر دوری، گر علم تمہیں یہ ہو جائے
کس طرح تمہاری فرقت میں میرے دن رات گذرتے ہیں

کیا خوبی ہے اُن لوگوں کی جن کو ہے بھروسہ مانجھی پر
دراصل تو ہمت ہے اُن کی جو ڈوب کے آپ اُبھرتے ہیں

کیا خوب زمانہ ہے یارو دیتے ہیں وہی دھوکہ ہم کو
ہم جن کو سمجھتے ہیں اپنا ہم جن پہ بھروسہ کرتے ہیں

ان ماہ لقاؤں پر جاؔمی ہو جاتے ہیں جو اِک دم واری
وہ دن کو تڑپتے رہتے ہیں اور رات کو آہیں بھرتے ہیں

Marfat.com

رات ہو چاہے کہ دن ہو مجھ کو تڑپاتے ہیں وہ
نت نئے انداز سے مجھ پر ستم ڈھاتے ہیں وہ

ایک وہ بھی وقت تھا جب بیٹھتے تھے مل کے ہم
ایک یہ بھی وقت ہے جب مجھ سے گھبراتے ہیں وہ

پیار میں جو بھی ہوئی مجھ سے خطا تسلیم ہے
دیکھیے میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں وہ

بے بسی سے تھام کر دل ، آہ بھر لیتا ہوں میں
رات کی تنہائی میں جب یاد آ جاتے ہیں وہ

آئنہ تصویر بن جاتا ہے اُن کے سامنے
آئنے کے سامنے جب زلف سلجھاتے ہیں وہ

بزم در آغوش ہوتی ہیں مری تنہائیاں
خلوتِ جاں میں مری تشریف جب لاتے ہیں وہ

چھوڑیے اُمّید جاؔمی وصل کی اِس عمر میں
زندگی بھر جو نہ آئے اب کہاں آتے ہیں وہ

Marfat.com

ہر ستم سہہ لیں گے ہم یہ آپ سے وعدہ رہا
اب نہ ہو گی آنکھ نم یہ آپ سے وعدہ رہا

اب نہ رکھیں گے کبھی بھی آپ سے اے میری جاں
کوئی اُمیدِ کرم یہ آپ سے وعدہ رہا

آپ کی محرابِ اَبرو میں رہوں گا سجدہ ریز
چھوڑ کر دَیر و حرم ، یہ آپ سے وعدہ رہا

کیوں پریشاں ہو گئے ہو اب نہ چھیڑوں گا کبھی
داستانِ رنج و غم ، یہ آپ سے وعدہ رہا

کیجیے ظلم و ستم سہہ لیں گے ہم بھی شوق سے
آپ کا ہر اِک ستم ، یہ آپ سے وعدہ رہا

اپنے خوں کو کام میں لا کر کریں گے ہم صنم
داستانِ غم رقم ، یہ آپ سے وعدہ رہا

اب نہ جاؔمی آپ کو دکھڑے سنائے گا کبھی
آپ کے سر کی قسم یہ آپ سے وعدہ رہا

Marfat.com

ارے او بے وفا! تم مائلِ جور و جفا کیوں ہو
ارے تم بے وفا کیوں ہو وفا ناآشنا کیوں ہو

تعلّق کی بنا پر ہی کوئی شکوہ بھی کرتا ہے
تعلّق ہی نہیں جب آپ سے کوئی، گلہ کیوں ہو

رقیبوں نے کہی ہوگی ہمارے باب میں کوئی
خدا کے واسطے کچھ تو کہو، آخر خفا کیوں ہو

نہیں منظور نامہ بر کے ہاتھوں نامہ بھجوانا
ہمارے حال سے واقف کوئی بھی دوسرا کیوں ہو

بھلا کیوں کر رقیبوں کو کوئی الزام دوں آخر
تمہی جب بے وفا نکلے رقیبوں سے گلہ کیوں ہو

Marfat.com

تمہارے درد کو لے کر الگ بیٹھے ہیں دنیا سے
شریکِ غم ہمارے ساتھ کوئی دوسرا کیوں ہو

تعلّق کیا رکھے دنیا سے دیوانہ محمدؐ کا
گدائے مصطفیٰؐ دنیا کے شاہوں کا گدا کیوں ہو

ترے دم سے ہی تو رونق ہے میرے دل کی دنیا میں
خیالِ یار ! تجھ کو بھولنے کا حوصلہ کیوں ہو

کلامِ حضرتِ بیدمؒ ہے خضرِ راہ اے جاؔمی !
مرا راہِ سخن میں اور کوئی رہنما کیوں ہو

Marfat.com

ہر وقت تیرے واسطے دل بے قرار ہے
موہوم سی اُمید ہے اِک انتظار ہے

کل اُس کو چاہتا تھا میں جتنے خلوص سے
اُس بے وفا سے آج بھی اُتنا ہی پیار ہے

کاسہ بدست ہے جو کبھی شاہِ وقت تھا
ہر اختیار تھا جسے، بے اختیار ہے

یہ بے تعلقی سرِ مرقد عجیب ہے
غیروں سے پوچھتے ہیں یہ کس کا مزار ہے

کل بھی تمہارے حُسن پہ جاؔمی نثار تھا
سو جاں سے تم پہ آج بھی جاؔمی نثار ہے

Marfat.com

محبت آشنا جب سے مِرا دل ہوتا جاتا ہے
تِرا ہر اک ستم سہنے کے قابل ہوتا جاتا ہے

کسی کے مد بھرے نینوں کو میں نے جب سے دیکھا ہے
مِرا دل ناوکِ مژگاں سے گھائل ہوتا جاتا ہے

تِری چوکھٹ پہ جس دن سے جبیں میں نے جھکائی ہے
سکونِ زندگی اُس دن سے حاصل ہوتا جاتا ہے

تمہاری یاد مَیں نے جب سے اِس دل میں بسائی ہے
یہ دل دنیا و مافیہا سے غافل ہوتا جاتا ہے

سکوں مر کر جو پا لیتے ہیں خوش قسمت ہیں وہ جامیؔ
ہمارے واسطے مرنا بھی مشکل ہوتا جاتا ہے

Marfat.com

شہرت ہے تیری جانِ تمنّا نگر نگر
محشر ہے تیرے حُسن سے برپا نگر نگر

اُن سا نہ ہم نے کوئی بھی پایا جہان میں
دَر دَر کی خاک چھان کے دیکھا نگر نگر

جاناں ! ہمارے پیار کی دنیا میں دھوم ہے
ہے تذکرہ ہمارا تمہارا نگر نگر

آنکھوں میں تیری دید کا ارماں لئے ہوئے
پھرتا ہے تیری چاہ کا مارا نگر نگر

جامؔی ! ترے خلوص کی اُس نے نہ قدر کی
جس کے لئے ہوا ہے تُو رُسوا نگر نگر

Marfat.com

آئنے میں وہ اگر اپنا سراپا دیکھتے
اپنی آنکھوں سے خود اپنا ہی تماشا دیکھتے

بام پر آکر اگر جلوہ دکھا دیتے ہمیں
حشر سے پہلے ہی ہم اِک حشر برپا دیکھتے

محفلِ اغیار میں کیوں کر دیا رسوا مجھے
کاش کچھ تو بزم میں اپنا پرایا دیکھتے

جان تو دینی ہی تھی ہم نے بھی آخر ایک دن
راستہ آخر کہاں تک ہم تمہارا دیکھتے

کر دیا برباد دل کو آج نظریں پھیر کر
کاش وہ ایسا نہ کرتے، ہم نہ ایسا دیکھتے

بے وفائی تم سے بھی کرتا زمانے میں کوئی
اور تم بھی دلِ لگانے کا نتیجہ دیکھتے

شکر ہے جامی! کہ پہنچی زندگی انجام کو
اور اگر جیتے تو کیا معلوم کیا کیا دیکھتے

Marfat.com

بندگانِ حرم رہ گئے ہیں
صاحبِ کیف ، کم رہ گئے ہیں

اب کہاں تیری قربت کی خوشیاں
صرف فرقت کے غم رہ گئے ہیں

دیکھ کر میکدے کی یہ رونق
دنگ ، اہلِ حرم رہ گئے ہیں

اُن کی نسبت نے ڈھانپا ہے سب کو
ٹوٹنے سے بھرم رہ گئے ہیں

منزلِ عشق وہ سامنے ہے
چل اُٹھا کچھ قدم رہ گئے ہیں

Marfat.com

رفعتیں اُن سَروں کو ملی ہیں
دَر پہ تیرے جو خم رہ گئے ہیں

لاکھ تُو نے سنواری ہیں لیکن
پھر بھی زلفوں میں خم رہ گئے ہیں

یاد ہے اُن کو ہر ایک لیکن
بھول جانے کو ہم رہ گئے ہیں

عشق کی دوڑ میں ہم سے جاؔمی!
اہلِ جاہ و حشم ۔ رہ گئے ہیں

Marfat.com

رہے نسبت ترے نقشِ قدم سے
غرض کیا ہے مجھے جاہ و حشم سے

نہ ہم چھوڑیں گے اپنی خوئے تسلیم
نہ تم باز آؤ گے ظلم و ستم سے

تری آنکھوں میں سب کچھ دیکھتے ہیں
ہمارا کیا تعلّق ، جامِ جم سے

مَیں رہ جاتا ذلیل و خوار ہو کر
بھرم قائم رہا تیرے کرم سے

وہ ، جن کے ناخدا ہیں غوثِ اعظمؓ
وہ گھبراتے نہیں طوفانِ غم سے

پرستارِ وفا پر یہ جفائیں
بڑے ہی بے وفا ہو تم قسم سے

شفاعت کی بروزِ حشر جامیؔ !
قوی اُمّید ہے شاہِ اُممؐ سے

Marfat.com

ہمیشہ رہی بدگمانی تمہاری
ہوئی ہم پہ کب مہربانی تمہاری

تمہاری ادائیں سراپا قیامت
بہاروں کا پیکر جوانی تمہاری

کروں کس طرح میں جدا غم کو دل سے
یہی غم تو ہے اک نشانی تمہاری

مبارک ہمیں رنج سارے ہمارے
مبارک تمہیں شادمانی تمہاری

یہ تم ہو کہ سنتے نہیں ہو ہماری
یہ ہم ہیں کہ ہر بات مانی تمہاری

خدا خیر رکھّے ہمارے دلوں کی
جوانی کی رُت ہے سہانی تمہاری

پسِ مرگ اہلِ زمانہ کو جاؔمی!
سنائے گی دنیا کہانی تمہاری

Marfat.com

جو اُس ماہ وَش سے جدائی ہوئی ہے
قیامت مرے سر پہ آئی ہوئی ہے

کرو گے بھلائی بھلا مجھ سے اب کیا
کبھی تم سے پہلے بھلائی ہوئی ہے؟

بھلا کیوں رکھیں پاس تصویرِ جاناں
نگاہوں میں صورت بسائی ہوئی ہے

گزارا ہے میرا ترے ہی کرم پر
ترے در سے ہی لو لگائی ہوئی ہے

چلو کوئے جاناں میں پھر آج جاؔمی
یہ پھر بات دل میں سمائی ہوئی ہے

Marfat.com

ہوئی بھی تو ہوگی جفا آپ سے
نہیں کچھ اُمیدِ وفا آپ سے

ہماری نہ جب آپ اک بھی سنیں
کریں ہم بھی کیوں التجا آپ سے

نہیں آپ سے جب تعلق رہا
کریں تو کریں کیا گلہ آپ سے

کیے جائیے آپ مشقِ ستم
بھلا کون ہوگا خفا آپ سے

نہ پھر عمر بھر چین آیا اُسے
سرِ راہ بھی جو ملا آپ سے

نہ کر پائے گا دور کوئی مجھے
قوی ہے تعلّق مرا آپ سے

وہ کہتے ہیں جاؔمی سے ہر بات پر
ہمارا تو جی بھر گیا آپ سے

Marfat.com

ملی کیا آپ کے در کی گدائی
ہماری ہوگئی ساری خدائی

سنو فریاد میری غوثِ اعظمؒ
درِ اقدس پہ دیتا ہوں دہائی

خدا کے واسطے اب آ بھی جاؤ
سہا جاتا نہیں دردِ جدائی

تمہی اِک اُن کے دیوانے نہیں ہو
کہ اُن کا اِک زمانہ ہے فدائی

پریشاں تم جو یوں رہتے ہو جامؔی
کسی بُت سے ہے شاید آشنائی

Marfat.com

ستم کیا ، ظلم کیا ، جور و جفا کیا
محبّت میں روا کیا ، نا روا کیا

ابھی تو گردشوں کی ابتدا ہے
نہ جانے دیکھنا ہے اور کیا کیا

وہی ہوتا ہے جو تم چاہتے ہو
ہمارا چاہنا ناچاہنا کیا

اُنہیں اپنے تغافل سے غرض ہے
کسک کیا ، اشک کیا ، آہ و بکا کیا

نہ دل آئے تو اچھے بھی برے ہیں
اگر دل آگیا ، اچھا برا کیا

Marfat.com

مزا تو جب ہے نظروں ہی سے سمجھو
جو محتاجِ بیاں ہو مدّعا کیا

نہ ہو غم کیا حقیقت ہے خوشی کی
نہ گر ہو موت جینے کا مزا کیا

پیامی لوٹ کر واپس نہ آیا
خدا جانے کہا کیا اور سنا کیا

نہ ہو ممکن بچھڑ کر جن سے جینا
ارے ایسوں سے جآمی! روٹھنا کیا

Marfat.com

کوچے میں ترے حشر بپا دیکھ رہے ہیں
ڈوبی ہوئی ماتم میں فضا دیکھ رہے ہیں

تجھ سے ہی وفا کی ہمیں اُمید تھی لیکن
تجھ کو ہی نہیں پاسِ وفا ، دیکھ رہے ہیں

قسمت پہ ہمیں ناز تھا جب تیرے قریں تھے
ہائے رے نصیب آج یہ کیا دیکھ رہے ہیں

دن رات ہمیں رہتا تھا جس بات کا کھٹکا
پورا وہی کچھ ہو کے رہا دیکھ رہے ہیں

اللہ رے کیا جلوہ نمائی کا ہے عالم
ہر ذرے میں ہم تیری ضیا دیکھ رہے ہیں

Marfat.com

ہے پیشِ نظر اب بھی ترے حُسن کا نقشہ
دربار ترا اب بھی سجا دیکھ رہے ہیں

پھر بام پہ ہو چہرہ نما اے شہِ خوباں
تیری ہی طرف تیرے گدا دیکھ رہے ہیں

یوں تو ہیں زمانے میں حسیں اور بھی لیکن
تم پر ہی زمانے کو فدا دیکھ رہے ہیں

کیوں اُن سے شکایت کریں ہم ہجر کی جامیؔ
بس اپنے مقدّر کا لکھا دیکھ رہے ہیں

Marfat.com

مجھے جس دن سے الفت ہوگئی ہے
خوشی اُس دن سے رخصت ہوگئی ہے

چلے آؤ کبھی تو ہم سے ملنے
تمہیں دیکھے تو مدت ہوگئی ہے

کہا سُن کر مرا افسانۂ غم
تمہیں اب اتنی جرأت ہوگئی ہے

نہیں اب چین ملتا کوئی پل بھی
تری فرقت مصیبت ہوگئی ہے

وفا کی اب کسی سے کیا توقع
یہ دنیا بے مروّت ہوگئی ہے

تری بے داد کا شکوہ کریں کیا
ہمیں رونے کی عادت ہوگئی ہے

نہ جاؔمی اب لگے گا جی یہاں پر
مجھے دنیا سے نفرت ہوگئی ہے

Marfat.com

مسیحاؤ! بھلا کیا پوچھتے ہو نیم بسمل سے
لگائے پھر رہا ہے روگ لاکھوں عشق کے دل، سے

کسی کی دل لبھانے والی باتوں میں نہ تُم آنا
محبّت کرنے والا میری جاں ملتا ہے مشکل سے

بصیرت کے طلب گارو! کوئی اہلِ نظر ڈھونڈو
شعورِ زندگی ملتا ہے نگہِ مردِ کامل سے

رِدائے بے خودی سی تن گئی چاروں طرف میرے
جمالِ یار جلوہ گر ہوا اِس شانِ کامل سے

ہے بعدِ قتل بھی ارمان مجھ کو قُربِ قاتل کا
لہو کی دھار لپٹی جارہی ہے تیغِ قاتل سے

Marfat.com

ازل سے گو تمہاری دید سے محروم ہیں آنکھیں
نکل سکتی نہیں پھر بھی تمہاری آرزو دل سے

یہ کیسی بے حسی دیکھی کہ ہنستا ہی رہا قاتل
ٹپکتا ہی رہا لحمہ بہ لحمہ خوں مرے دل سے

وہ کیا دے گا بھلا خیرات در پہ آنے والوں کو
اُسے تو چھیننا آتا ہے کاسہ دستِ سائل سے

صعوبت منزلِ الفت کی اُن سے پوچھیئے جاؔمی
گزر جاتے ہیں جو ہنس کر دل و جاں کے مراحل سے

Marfat.com

نشے میں وہ اَنا کے آج کل یوں چُور رہتے ہیں
ہم اُن کو چاہتے ہیں وہ ہمیں سے دور رہتے ہی

کبھی حالات جن کے اک اشارے پر بدلتے تھے
وہ اب حالات کے ہاتھوں بہت مجبور رہتے ہیں

زمانہ میرے ، اُن کے درمیاں حائل تو ہے لیکن
مرے دل کے نہاں خانوں میں وہ مستور رہتے ہیں

فراقِ یار میں آٹھوں پہر روتی ہیں یہ آنکھیں
یہ وہ ساغر ہیں جو گویا سدا معمور رہتے ہیں

فغاں لب پر، کسک دل میں ، جگر سے درد اُٹھتا ہے
یہ حالت ہے، نہ جانے پھر بھی کیوں مسرور رہتے ہیں

شعورِ آگہی سے آج بھی خالی نہیں دنیا
انا الحق کہنے والے اب بھی کچھ منصور رہتے ہیں

خدا کی دین ہے یہ حُسن ، اُن کا کیا کمال اِس میں
حسینانِ جہاں جاؔمی یونہی مغرور رہتے ہیں

Marfat.com

وہ دل کہ حسینوں پہ جو شیدا نہیں ہوتا
اُس دل کے مقدر میں چمکنا نہیں ہوتا

وہ ناؤ کنارے کبھی لگتی نہیں دیکھی
جس ناؤ کو ملّاح گوارا نہیں ہوتا

اٹھتے ہی ترے در سے کہیں کا نہیں رہتا
جو تیرا نہیں ہے وہ کسی کا نہیں ہوتا

انساں کو بنا دیتا ہے جو خُلق کا پیکر
ہر دل میں وہ اخلاص کا جذبہ نہیں ہوتا

اِس دردِ جدائی سے تو ہے موت ہی بہتر
بِن یار کے جینا کوئی جینا نہیں ہوتا

Marfat.com

کس طرح بدل جاتا ہے سرعت سے زمانہ
ہو جاتا ہے وہ کچھ کہ جو سوچا نہیں ہوتا

مت سوچ ترے ساتھ ہوا عشق میں کیا کیا
یہ سوچ کہ اِس عشق میں کیا کیا نہیں ہوتا

جو غنچہ کہ بوسے نہیں لیتا ترے لب کے
اُس غنچے کی تقدیر میں کِھلنا نہیں ہوتا

کھویا ہوا رہتا ہے تصوّر میں کسی کے
خلوت میں بھی جاؔمی کبھی تنہا نہیں ہوتا

Marfat.com

تیکھے تیوروں میں تم صنم! اچھے لگے
جو بھی تم نے ڈھائے وہ سارے ستم اچھے لگے

نام تیرا لے کے بے خوف و خطر چلتا رہا
مجھ کو راہِ عاشقی کے پیچ و خم اچھے لگے

آج مُدّت بعد اپنے شیخ جی آئے نظر
میکدے کو آرہے تھے محترم اچھے لگے

جو دیا تُو نے مجھے، تیری عطا سمجھا اُسے
سب ستم اچھے لگے، سارے کرم اچھے لگے

وقت اور حالات کے دھارے پہ مَیں بہتا گیا
مجھ کو طوفانِ الم کے زیر و بم اچھے لگے

حشر میں سب انبیاء جاؔمی کھڑے تھے صف بہ صف
چشمِ خوشخو کو مگر، شاہِ امم اچھے لگے

Marfat.com

کبھی خود آ کے جو تم دیکھ جاؤ بے بسی میری
بُھلا پاؤ نہ پھر تا عمر ، یہ افسردگی میری

مجھے جس نے کیا ہے آشنا غم کی حقیقت سے
اُسی ظالم کی خوشیوں سے ہے وابستہ خوشی میری

بسی ہے میری رگ رگ میں شبِ ہجراں کی بیتابی
غمِ جاناں کا حاصل ہے سسکتی زندگی میری

ترے غم کا بسیرا ہے مِری آنکھوں کے آنگن میں
گواہی دے رہی ہے اِس پہ آنکھوں کی نمی میری

چمکتا ہوں فلک کی وسعتوں میں شمس کی صورت
جہاں میں چار سو پھیلی ہوئی ہے روشنی میری

پسِ مردن مِرے اشعار میری داستاں ہوں گے
کریں گے اہلِ دل محسوس دنیا میں کمی میری

Marfat.com

مَیں تمہارے حسن پہ تھا فدا ، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ ہمارے رَبط کی انتہا ، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ بھی وقت تھا کہ بہم تھے ہم ، نہ کوئی تھا رنج ، نہ کوئی الم
وہ زمانہ گزری بہار کا ، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ شبِ وصال کے ولولے ، وہ تمہارے لطف کے سلسلے
وہ جو زندگانی تھی پُرمزا ، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

نہیں رنج اِس کا ہمیں ذرا کہ وفا تُو ہم سے نہ کر سکا
یہ تھا ہم نے پہلے ہی کہہ دیا ، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جسے تُو نے دل سے بُھلا دیا ، نہیں تم سے جس نے گلہ کیا
مَیں وہی ہوں جآمیِ بے نوا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

Marfat.com

کریں گے وہ ہم سے کنارا کہاں تک
اُنہیں کھینچ لائیں گی آہیں یہاں تک

کسے جا کے حالِ غمِ دل سناؤں
ہے میری رسائی ترے آستاں تک

کرو ظلم ، ڈھاؤ ستم مجھ پہ لیکن
نہ آئے گا شکوہ کوئی بھی زباں تک

نہ پایا کوئی ہم نے اپنا جہاں میں
نظر ہم نے دوڑائی اپنی جہاں تک

وہی بے وفا ہوگئے آہ جاؔمی
نہ تھا بے وفائی کا جن پہ گماں تک

Marfat.com

ذخیرہ

تمناؤں کی دنیا میں نہ یہ ویرانیاں ہوتیں
مری تقدیر میں لکھی نہ گر محرومیاں ہوتیں

تمہاری مہربانی میری بے باکی کا باعث ہے
جو تم نامہرباں ہوتے کہاں بے باکیاں ہوتیں

پہنچنا تھا سرِ منزل ہمیں ہر حال میں لیکن
اگر ہوتا نہ ساتھ اُن کا، بڑی دشواریاں ہوتیں

ہمیں خود باعثِ آزار ہیں اپنے لئے ورنہ
نہ ہم ہوتے، نہ دل ہوتا، نہ دل آزاریاں ہوتیں

سمجھ لیتے اگر تم مدعا اِس بے زباں دل کا
نہ شامل پھر ہماری زندگی میں تلخیاں ہوتیں

مری بدقسمتی! حائل رہی ہے درمیاں دنیا
نہ گر یہ دوریاں ہوتیں، بہت نزدیکیاں ہوتیں

بھلا تم سے کہا تھا کس نے ان سے دل لگانے کو
نہ جامی اُن کو دل دیتے نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

Marfat.com

رُوح کی تاریکیوں میں روشنی ہے آپ سے
زندگی کی تلخیوں میں چاشنی ہے آپ سے

مجھ سے بے مایہ کو یہ نعمت ملی ہے آپ سے
میرے دل میں عشق کی جلوہ گری ہے آپ سے

ہم سے اِس درجہ تغافل کس لئے ہے آج کل
بات کوئی کیا رقیبوں نے کہی ہے آپ سے

بارگاہِ حُسن سے دیدار کی خیرات دو
تشنۂ دیدار کوئی ملتجی ہے آپ سے

مجھ سے ہو جائے محبّت آپ کو بھی اِس طرح
جس طرح مجھ کو محبّت ہوگئی ہے آپ سے

آپ ہی جامؔی کے ہیں ہر شادی و غم کا سبب
آپ سے ہے چین دل کو، بے کلی ہے آپ سے

Marfat.com

مِری جاں ! وقتِ آخر ہے ، وفا کر
خدا را دیکھ جا اک بار آ کر

نہیں مَیں رات بھر رکنے کا کہتا
چلے جانا فقط صورت دکھا کر

تمہیں دل دے دیا نذرانہ ہم نے
وفا کر چاہے اب ہم سے جفا کر

تمہیں ترچھی نظر کا واسطہ ہے
نہ ہم سے یوں ملو نظریں چُرا کر

ترے الطاف کا خواہاں ہے جاؔمی
کرم اِس پر کبھی بہرِ خدا کر

Marfat.com

مضطرب سی کائناتِ دل رہی
زندگی بھر ایک ہی مشکل رہی

عمر بھر اُن سے نہ مل پائیں گے ہم
گر یہ دنیا درمیاں حائل رہی

سسکیوں ، آہوں ، غموں کی سیج پر
دل میں اک مغموم سی محفل رہی

دور سب رنج و الم ہوتے رہے
وہ نظر ہر حال میں شامل رہی

عمر بھر مجنوں بنا پھرتا رہا
میری حالت دید کے قابل رہی

جسم تو جامی رہا بے داغ ہی
رُوح زخموں سے مگر گھائل رہی

Marfat.com

نہ جاؤ دیکھ کر یوں بے رخی سے
نہ کھیلو چار دن کی زندگی سے

سرِ رہ آج اُن سے جب ملے ہم
ہوئے محسوس وہ کچھ اجنبی سے

ترے جلوؤں کی رعنائی نے مجھ کو
کیا آگاہ حُسنِ زندگی سے

اِدھر اشکوں سے وحشت جھانکتی ہے
اُدھر نغمے برستے ہیں ہنسی سے

نبھائیں گے وہ کیا وعدے وفا کے
بُھلا بیٹھے ہیں جو مجھ کو ابھی سے

وہ بربادی کے مجرم بھی نہ ٹھہرے
کیا برباد ایسی سادگی سے

جسے ہو انتظارِ مرگ جامیؔ!
بھلا کیا کام اُس کو زندگی سے

Marfat.com

نگاہیں وہ ہم سے ملانے لگے ہیں
ہمیں شاید اپنا بنانے لگے ہیں

ذرا دل کی دھڑکن کو قابو میں رکھنا
جو گزری ہے دل پر، سنانے لگے ہیں

یہ خاموشیاں آپ کی کہہ رہی ہیں
کوئی بات ہے جو چھپانے لگے ہیں

اُنہیں اور برباد تم کیا کرو گے
جو خود اپنی ہستی مٹانے لگے ہیں

خدا ہی رکھے اُن سے محفوظ جآمی
اِدھر کی اُدھر جو لگانے لگے ہیں

Marfat.com

قیامت اُن کے دل کی سلطنت میں اِک اٹھا آیا
سنا کر آج اُن کو دل کا سارا ماجرا آیا

مری نیندوں پہ بھی اک کیف کا عالم ہُوا طاری
مرے خوابوں کی دنیا میں جو میرا دلربا آیا

جفا و جور کا جس کی نشانہ اک زمانہ تھا
قیامت ہے، سرِ محشر وہ بن کر پارسا آیا

مرے دامن میں اب کچھ بھی نہیں باقی رہا پیارے
وفاؤں کے سبھی گوہر ترے در پر لٹا آیا

یہاں سب غیر بیٹھے ہیں الٰہی! ماجرا کیا ہے
نظر اب تک نہ کیوں محفل میں کوئی آشنا آیا

Marfat.com

کسی پہلو اُسے چین آسکا نہ دیر تک یارو
جب اُس کی بزم میں بھولے سے میرا تذکرہ آیا

کرم سے اُس کے دامانِ تہی کو بھر دیا تُو نے
جو تیرے آستانِ ناز پر بن کر گدا آیا

چڑھایا رنگ اس پر غیر کی محفل نے کچھ ایسا
گیا تھا باوفا واپس وہ بن کر بے وفا آیا

نہ ڈالی حُسن کی خیرات تُو نے اُس کے کاسے میں
ترے در پر سوالی بن کے جاؔمی بارہا آیا

Marfat.com

اُس بتِ کافر سے ہے مجھ کو محبّت آج بھی
ڈس رہی ہے میرے دل کو اُس کی فرقت آج بھی

بے وفا! تیری نگاہِ ناز کا مرکز تھا مَیں
یاد ہے مجھ کو تری طرزِ عنایت آج بھی

جو کبھی میرے بنے تھے اور اب ہیں غیر کے
پی رہا ہوں اُن کے غم میں، بے ضرورت آج بھی

نَے کھلا کوئی شگوفہ، نَے بہار آئی کبھی
خوں کے آنسو رو رہی ہے میری قسمت آج بھی

دیوتا ہے حُسن کا وہ، مَیں پجاری کی طرح
کر رہا ہوں من کے مندر میں عبادت آج بھی

Marfat.com

میکدہ معمور ہے کیا زندگی کے نور سے
ہیں مگر اہلِ حرم مصلوبِ ظلمت آج بھی

دل کی ہر دھڑکن میں اُس کافر ادا کی یاد ہے
آنکھ کی پتلی میں ہے اُس بُت کی صورت آج بھی

کل بھی تھی ربِّ دو عالم کی عنایت دستگیر
ہے شریکِ حال میرے اُس کی رحمت آج بھی

کل بھی تھی واللہ ہر شک سے تری چاہت وراء
ہے ترے اخلاص میں جامی صداقت آج بھی

Marfat.com

آ جاؤ یہاں بھول کے سرکار کسی دن
جاں سے نہ گزر جائے یہ بیمار کسی دن

جو آج مِرا مخلص و غم خوار بہت ہے
ہو جائے گا وہ درپئے آزار کسی دن

وہ لاکھ نقابوں میں چھپائے پھریں چہرہ
میں چوم ہی لوں گا لب و رخسار کسی دن

مغرور نہ ہو، حُسن تو ہے دَین خدا کی
بِک جائے گا یوسف سرِ بازار کسی دن

جو خود ہے جفا کار و جفا خو و جفا کیش
ٹھہرائے گا مجھ کو ہی خطا وار کسی دن

Marfat.com

دعویٰ ہے جسے آج بہت مجھ سے وفا کا
کر دے نہ مرے پیار سے انکار کسی دن

ناراض ہو کیوں؟ کس لیے ماتھے پہ شکن ہے؟
چاہت کا کِیا آپ سے اظہار کسی دن

ڈرتا ہوں کہ اُس زلفِ گرہ گیر میں یارو!
واعظ بھی نہ ہو جائے گرفتار کسی دن

بس جائیں گے اِس دل میں کسی اور کے جلوے
لُٹ جائے گا جاؔمی! ترا گھر بار کسی دن

Marfat.com

بہاروں کا نظارا مل گیا ہے
ہمیں محبوب پیارا مل گیا ہے

بھنور سے اب نکل آئے گی کشتی
اِسے تیرا اشارا مل گیا ہے

سکونِ دل کے بدلے درد پایا
محبّت میں خسارا مل گیا ہے

خدا سے اور کیا مانگے بھلا وہ
جسے دامن تمہارا مل گیا ہے

نہیں اُمّید تھی ملنے کی لیکن
وہ قسمت سے دوبارا مل گیا ہے

ہوا تھا دور جو میری نظر سے
وہی روشن ستارا مل گیا ہے

مزے سے اب گزر جائے گی جامی!
اُن آنکھوں کا سہارا مل گیا ہے

Marfat.com

بے طرح جب بھی یاد آتے ہیں
رات ساری مجھے رُلاتے ہیں
جب بھی آتے ہیں خواب میں میرے
میری حالت پہ مسکراتے ہیں

جو لگاتے ہیں لَو ترے در سے
اپنی بگڑی وہی بناتے ہیں
اُن کو فرصت نہیں ہے غیروں سے
میری دنیا کہاں بساتے ہیں

تھام لیتے ہیں راہِ عشق میں وہ
جب قدم میرے ڈگمگاتے ہیں

ذکر اُن کا جہاں بھی ہوتا ہے
اشک آنکھوں میں آ ہی جاتے ہیں

Marfat.com

ہم تو کرتے ہیں تم کو یاد مگر
کیا تمہیں ہم بھی یاد آتے ہیں

ٹیس اُٹھتی ہے پہلوئے دل سے
داغِ دل جب کبھی چھپاتے ہیں

وہ وفا ہم سے کیا کریں گے بھلا
وہ تو یوں ہی ہمیں بناتے ہیں

میرے ہی گھر کا اُن کو علم نہیں
غیر کے گھر تو آتے جاتے ہیں

خیر ہو آکے قبرِ جامی پر
آج کل اشک وہ بہاتے ہیں

Marfat.com

مجھے اُن سے اب بھی محبّت وہی ہے
مگر اُن کو مجھ سے عداوت وہی ہے

ہر انداز ہے اُن کا بدلا ہُوا سا
مگر بھول جانے کی عادت وہی ہے

مرا دل ابھی تک ہے تیرا ہی شیدا
ترے دل میں لیکن کدورت وہی ہے

وہی ہے ابھی تک ہماری روش بھی
تمہاری بھی اب تک طبیعت وہی ہے

ہوئی رائیگاں چارہ سازوں کی محنت
مریضِ محبّت کی حالت وہی ہے

ترے گیسوؤں میں ہیں اب بھی وہی خم
نگاہوں میں رقصاں شرارت وہی ہے

مرا پیار کل بھی مسلّم تھا ، جامؔی !
مرا پیار اب بھی حقیقت وہی ہے

Marfat.com

طبیبو ! عجب ہے یہ آزار دل کا
کرو چارہ کچھ میرے بیمار دل کا

نہ پا لیں گے دل میں کوئی آرزو پھر
نکل جائے ارماں جو اِس بار دل کا

تمہیں دے رہا ہوں میں یہ سوچ کر دل
رکھو گے خیال اِس گرفتار دل کا

لگانا نہ غیروں سے دل بھول کر بھی
کریں گے بُرا حال اغیار دل کا

کبھی وقت پڑنے پہ تم دیکھ لینا
کوئی بھی نہ ہوگا مددگار دل کا

Marfat.com

نہ تنہا ہمیں چھوڑ کر آپ جائیں
یہی ہے برابر اک اصرار دل کا

سمجھ سوچ کر دل لگانا مِری جاں!
لگانا نہیں کھیل سرکار! دل کا

یہ انمول دل اُس کو بے مول دے دوں
ملے کاش کوئی خریدار دل کا

کہاں سے خریدو گے دل میرے دل سا
نہ منڈی ہے کوئی، نہ بازار دل کا

توقّع نہ رکھنا کوئی اِن سے جامیؔ!
نہیں پاس کرتے یہ دلدار، دل کا

Marfat.com

یقیناً کوئی گزرا ہے اِدھر سے
مہک سی آ رہی ہے رہ گزر سے

کوئی پامال ہو جائے گا یوں ہی
نہ نکلیں بن سنور کر آپ گھر سے

نہ گھبراؤ مری آہ و بکا سے
فغاں محروم ہے میری اثر سے

ہے عزّت علم کی مرہونِ منّت
نہیں اِس کا تعلّق سیم و زر سے

سنبھل جا ابتدائے عشق ہی میں
گزر جائے گا ورنہ پانی سر سے

سرِ محفل نہ پوچھا حالِ جاؔمی
رہے خاموش رُسوائی کے ڈر سے

Marfat.com

مجھے آج خوشبوئے یار آ رہی ہے
بہار آ رہی ہے ، بہار آ رہی ہے

سحر دم یہ کون آج رخصت ہُوا ہے
نسیمِ سحر اشک بار آ رہی ہے

عجب آدمی ہو کہ جب غم ملے ہیں
تو پھر یادِ پروردگار آ رہی ہے

ہماری نہیں یاد جب تجھ کو آتی
تری یاد کیوں بار بار آ رہی ہے

ہے پنہاں کوئی غم ترے دل میں جامی!
جو صورت نظر سوگوار آ رہی ہے

Marfat.com

عمر بے چینی میں گزری چین پانے کے لئے
غم اٹھائے ہیں ہزاروں مسکرانے کے لئے

وصل سے انکار ہے تم کو اگر تو خواب میں
کیوں چلے آتے ہو میرا دل دکھانے کے لئے

کھینچ ہی لائیں گی اُس کو ایک دن آہیں مری
وقت لگتا ہے حنا کو رنگ لانے کے لئے

ہر ستم میرے لیے ہے ، ہر جفا میرے لئے
رہ گیا ہوں میں ہی کیا اک آزمانے کے لئے؟

کس لئے حائل ہے چلمن میرے اُن کے درمیاں
کیا رخِ مہتاب ہے اُن کا چھپانے کے لئے؟

Marfat.com

نامہ بر کے ہاتھ ہی اک حکم نامہ بھیجتے
آپ خود کیوں آگئے مجھ کو بلانے کے لئے ؟

توڑ کر ناطے سبھی وہ آج رخصت ہو گئے
رہ گئے ہم خون کے آنسو بہانے کے لئے

زندگی برباد کی ہم نے تمہارے واسطے
تم تو لیکن وقف ہو اب بھی زمانے کے لئے

کس کو آئے گی مزارِ جآمیِ بے کس کی یاد
کون آئے گا یہاں شمع جلانے کے لئے

Marfat.com

سانس کی اِس آمد و شد میں رکھا کچھ بھی نہیں
زندگی محرومیوں کے ماسوا کچھ بھی نہیں

ایک ہم ہیں جو کہ مرتے ہیں تمہارے حُسن پر
ایک تم ہو جن کو ہم سے واسطہ کچھ بھی نہیں

کیا کرو گے تم وفا نا آشنا ہم سے وفا
تم سے اُمیدِ وفا او بے وفا! کچھ بھی نہیں

یار کی ہر اک ادا، ہر جور، ہر ظلم و ستم
عشق میں سب کچھ روا ہے، ناروا کچھ بھی نہیں

کیوں ڈراتے ہو مسیحاؤ مجھے تم موت سے
جب فراقِ یار سے بڑھ کر قضا کچھ بھی نہیں

Marfat.com

وقتِ رخصت ہاتھ جوڑے، پاؤں تک پکڑے مگر
میری باتوں کا اثر اُس پر ہوا کچھ بھی نہیں

میری جاں! دامن جھٹک کر کس طرف تم چل دیے
میرا تم بِن دو جہاں میں آسرا کچھ بھی نہیں

کیا گئے تم زندگی خوابِ پریشاں بن گئی
بِن تمہارے زندگانی کا مزا کچھ بھی نہیں

کیا کرے جامؔی کسی سے کوئی پیمانِ وفا
اِس زمانے میں وفا کا جب صلہ کچھ بھی نہیں

Marfat.com

رُوٹھ کر جب ہم سے کل وہ دلربا جاتا رہا
ہاتھ سے دامن ہمارے صبر کا جاتا رہا

زندگی پُر لطف تھی جب دل ہمارے پاس تھا
کیا گیا دل زندگانی کا مزا جاتا رہا

اُس نے یوں مجھ سے نہ ملنے کی قسم کھائی کہ اب
خواب میں دیدار کا بھی سلسلہ جاتا رہا

کیا سناؤں اب کسی کو اپنے غم کی داستاں
وہ جو میرے درد سے تھا آشنا جاتا رہا

کل تمہاری بزم میں دیکھا رقیبوں کا جو حال
مدتوں سے دل میں جو اک چور تھا جاتا رہا

جس نے قسمیں کھائی تھیں لاکھوں وفا کی کل تلک
بھول کروں آج پیمانِ وفا جاتا رہا

سوچتا ہوں اُس نے کیوں ترکِ تعلّق کر لیا
کیوں ملاقاتوں کا جاؔمی! سلسلہ جاتا رہا

Marfat.com

دل کو رہتی ہے تمہاری آرزو کی آرزو
آرزو کی جستجو ہے ، جستجو کی آرزو

زاہدوں کو ہر گھڑی رہتی ہے فکرِ یادِ حق
اور ہم کو ہر گھڑی جام و سبو کی آرزو

اُس حسیں کی آرزو ہے میرے دل کو اِس طرح
جیسے گُل کو ہے چمن میں رنگ و بُو کی آرزو

آج محوِ گفتگو محفل میں ہم اُن سے ہوئے
ہر کوئی کرتا ہے جن سے گفتگو کی آرزو

ایک مَیں مرتا ہوں تجھ پہ، میری جاں! میرے سوا
کون کرتا ہے بھَلا تجھ تندخُو کی آرزو

Marfat.com

آرزو رکھتا ہے میری آج کل وہ ماہ وش
ایک دنیا کرتی ہے جس ماہ رو کی آرزو

منتظر بیٹھے ہیں وہ بھی تیغِ بڑاں سونت کر
بڑھتی جاتی ہے ہمارے بھی گلو کی آرزو

وصل کی شب کے وہ سارے ولولے اب مٹ گئے
کروٹیں لیتی ہے دل میں ہاؤ ہو کی آرزو

ہائے اُس نے کر دیا رسوا سرِ محفل مجھے
آج جاؔمی ! ہوگئی پوری عدو کی آرزو

Marfat.com

ہماری تم بُھلا دو گے محبّت ، ہم نہ کہتے تھے
تمہیں ہو جائے گی ہم سے عداوت ، ہم نہ کہتے تھے

کہیں گے حشر میں ہم منکروں سے بعد بخشش کے
کریں گے مصطفٰے سب کی شفاعت ، ہم نہ کہتے تھے

زمانے کو پرکھ کر اب ہماری سمت آئے ہو
ہماری پڑ ہی جائے گی ضرورت ، ہم نہ کہتے تھے

جہاں والو ! اِدھر دیکھو سرِ بالیں کھڑے ہیں وہ
ضرور آئیں گے وہ بہرِ عیادت ، ہم نہ کہتے تھے

پڑھو ! لکھی ہے ساری داستانِ زندگی اِس پر
کہے گی داستاں خود لوحِ تربت ، ہم نہ کہتے تھے

تمہیں بھی ایک دن اغیار باتوں میں لگا لیں گے
بدل جاؤ گے تم اَو بے مروت ، ہم نہ کہتے تھے

اُنہیں جانے سے پہلے روک لینا تھا تمہیں جامیؔ !
بہت تڑپائے گی دن رات فرقت ، ہم نہ کہتے تھے

Marfat.com

رہے آباد محشر تک مرے ساقی کا میخانہ
ہجومِ مےکشاں ہو اور رہے گردش میں پیمانہ

الٰہی خیر! پھر اکسا رہی ہے طبعِ رندانہ
مرا دل آج پھر کھنچنے لگا ہے سوئے میخانہ

غمِ فرقت کے ماروں کا یہی ہے شغل روز و شب
دلِ بے تاب کو تصویرِ جانانہ سے بہلانا

مجھے درکار ہے اپنی وفاؤں کا صلہ اتنا
سرِ مرقد پسِ مُردن فقط تشریف لے آنا

عجب حالت کسی کے عشق نے کی ہے مری یارو!
کہ بیگانوں میں اپنا ہوں تو اپنوں میں ہوں بیگانہ

Marfat.com

ہر اک اُن کی جفا سہ لے ، ہر اک اُن کا ستم سہ لے
نہیں ہے شیوۂ اہلِ وفا الفت میں گھبرانا

ترے طرزِ تغافل کے تصدّق میری محرومی
ترے غم نے کیا آباد میرے دل کا کاشانہ

بھلا کیسے نبھے اُن سے ہماری وصل کی شب کو
ہمیں آتی ہے بیباکی اُنہیں آتا ہے شرمانا

مِرے بعد آئے گی دنیا کو میری یاد اے جامؔی!
زمانے کو سنائے گا زمانہ میرا افسانہ

Marfat.com

دیکھا ہے اُس نے آج مجھے بے رخی کے ساتھ
سوچا ہے، کھیل جاؤں گا اب زندگی کے ساتھ

کرتے ہیں دوستی کے لبادے میں دشمنی
کتنا بڑا مذاق ہے یہ دوستی کے ساتھ

میرا ہی ایک دل نہیں ٹوٹا ہوا یہاں
ایسا تو ہو رہا ہے ہر اِک آدمی کے ساتھ

اک مَیں ہی وہ ہوں جس کا جہاں میں نہیں کوئی
ورنہ جسے بھی دیکھئے وہ ہے کسی کے ساتھ

پایا نہ ہم نے پیار کسی سے کبھی یہاں
اپنی تو عمر بیت گئی بے کسی کے ساتھ

میں عرضِ مدّعا بھی کروں گا اگر، تو کیا
وہ بات ٹال جائے گا میری، ہنسی کے ساتھ

اُس سے بچھڑ کے دل کو کسی پَل سکوں نہیں
جاؔمی گزر رہی ہے بڑی بے کلی کے ساتھ

Marfat.com

بتِ بے وفا ! ترے پیار کا ، ہو مرا ہی دل نہ امیں کہیں
کہ ترے فراق میں ایک پل بھی قرار مجھ کو نہیں کہیں

ترے عمر بھر کے فراق کا نہ قلق رہے مجھے اِک ذرا
پسِ مرگ ، قبر اگر بنے ترے آستاں کے قریں کہیں

مجھے غم کی سونپ کے دولتیں ، وہ چلا گیا ہوئیں مدتیں
مرے دل سے اُٹھتی ہے آج بھی ، مگر اِک کسک سی کہیں کہیں

نہ کسی بھی غیر سے تم ملو ، کہ یہ سب کے سب ہیں دروغ گو
مرے باب میں کسی بات پر تمہیں آنہ جائے یقیں کہیں

رخِ یار ہے وہ اک آئنہ کہ ہے جس میں جلوہ نما خدا
نہیں کوئی روئے زمین پر ، مرے ماہ وش سا حسیں کہیں

ہیں جہاں میں یوں تو ہزاروں در ، ہیں جھکے ہوئے جہاں تاجور
ترے آستاں کے سِوا مگر ، نہ جھکے گی میری جبیں کہیں

وہ جو تم پہ جامی نثار تھا ، تمہیں کچھ خبر بھی ہے کیا ہوا
ہوئیں مدتیں کہ وہ باوفا ، ہوا غرق زیرِ زمیں کہیں

Marfat.com

وہی جلوہ نما ہے ، مَیں نہیں ہوں
اُسی کا تذکرہ ہے ، مَیں نہیں ہوں

وہی ہے کہکشاں ماتھے پہ اُن کے
وہی رنگِ حنا ہے ، مَیں نہیں ہوں

وہی ہیں اُن کے کوچے کی فضائیں
بہارِ جاں فزا ہے ، مَیں نہیں ہوں

مِرے بعد آج پھر صحنِ چمن میں
کوئی نغمہ سرا ہے ، مَیں نہیں ہوں

نہ مجھ پر بے وفائی کا گماں کر
زمانہ بے وفا ہے ، مَیں نہیں ہوں

Marfat.com

مِرے دل میں مکیں ہیں آپ جب سے
بس اِک محشر بپا ہے ، مَیں نہیں ہوں

مِری تربت پہ محرومی ہے رقصاں
صدائے بے نوا ہے ، مَیں نہیں ہوں

حیاتِ جاوداں کس کو ملی ہے
ہر اِک شے کو فنا ہے ، مَیں نہیں ہوں

کہا مشتاقؒ نے کیا خوب ، جامی!
''وہ خود بیں خود نما ہے ، مَیں نہیں ہوں''

Marfat.com

اِک روز ، مرے پیار کو وہ یاد کریں گے
رو رو کے مری یاد میں ، فریاد کریں گے

سہ لیں گے سبھی جور و ستم ، ظلم ، جفائیں
لیکن نہ کبھی شکوۂ بیداد کریں گے

اللہ رے ! سرِ حشر محمدؐ کی شفاعت
مجھ جیسے گنہگار کی امداد کریں گے

وہ ہم کو کریں یاد تو بھولیں گے کیسے وہ
ہم اُن کو جو بھولیں تو کسے یاد کریں گے

مجھ پر ہی نظر اُن کی ہزاروں میں پڑے گی
کوئی بھی نیا ظلم جب ایجاد کریں گے

Marfat.com

آنکھوں میں ترے جلوہِ رنگیں کو سجا کر
اِس دل کو تری یاد سے آباد کریں گے
تقلید کریں گے نہ کبھی اہلِ خرد کی
ہم پیروِیِ جذبۂ فرہاد کریں گے
آئیں گی کبھی یاد اُنہیں میری وفائیں
اِک روز یقیناً وہ مجھے یاد کریں گے
جاؔمی کے سِوا کون ہے بیداد کے قابل
جاؔمی کے سِوا کس کو وہ برباد کریں گے

Marfat.com

سب ہی سنتے ہیں، مِری آہ و فغاں کی داستاں
ہے حقیقت کی حقیقت، داستاں کی داستاں

اب گلستاں میں کسی کو یاد بھی شاید نہ ہو
چار تنکوں کی کہانی، آشیاں کی داستاں

بے نشاں ہو کر نشاں پایا ہے مَیں نے عشق میں
خاک پر لکھی گئی ہے بے نشاں کی داستاں

بعدِ مُردن خود فسانہ لکھ رہے ہیں وہ مِرا
راہزن خود کہہ رہا ہے کارواں کی داستاں

کیا زمانے کو پڑی جو میرے دل کی لے خبر
کون سنتا ہے بھلا مجھ بے زباں کی داستاں

Marfat.com

ہوں قریبِ مرگ کب سے مصطفیٰ کے ہجر میں
کون پہنچائے مدینے نیم جاں کی داستاں

خود بخود ہو جائے گی معلوم سب کو، حشر میں
مصطفیٰ کی رحمتوں کے سائباں کی داستاں

آپ کچھ سمجھے نہ سمجھے اس سے کیا مطلب ہمیں
چشمِ پرنم کہہ چکی دردِ نہاں کی داستاں

تیرا غم جامی ترا غم ہے کسی کو اس سے کیا
کیوں سنے کوئی ترے سُود و زیاں کی داستاں

Marfat.com

جی چاہتا ہے اُن سے کروں پیار بار بار
چوموں نگاہِ شوق سے رخسار بار بار

جس نے کیا نہ یاد کبھی بھول کر ہمیں
کیوں یاد آ رہا ہے وہ دلدار بار بار

تجھ سے نہ ہو سکے گی وفا ، جانتا ہوں میں
مجھ سے نہ کر نباہ کے اقرار بار بار

خواہانِ جاہ و مال و جواہر تو لاکھ ہیں
ملتا نہیں ہے دل کا طلبگار بار بار

زاہد کو گر یقیں ہو شفاعت کا حشر میں
میری طرح ہو وہ بھی گنہگار بار بار

Marfat.com

کوئی قریبِ مرگ ترا پوچھتا تھا کل
بھرتا تھا ساتھ آہ بھی لاچار بار بار

پھر جانے کب ملیں گے اگر اب نہ ہم ملے
اِس طرح کر نہ وصل سے انکار بار بار

آتا ہے کون دامِ محبّت میں شوق سے
کرتی ہے زلفِ یار گرفتار بار بار

جاؔمی وفا شناس ہے، جاؔمی کی قدر کر
ایسا نہ مل سکے گا وفا دار بار بار

Marfat.com

ٹو ہی فانی نہیں ہر چیز ہے فانی جاؔمی !
زندگی کیا ہے ، فنا کی ہے کہانی جاؔمی !

پہلوئے یار میں وہ عالمِ مستی و جنوں
کتنا پُرکیف تھا وہ عہدِ جوانی جاؔمی !

بات وہ بات ہے جو رازِ انا الحق ٹھہرے
شاعری وہ جو ہو پُرسوز و معانی جاؔمی !

مَیں نہ کہتا تھا کہ پچھتاؤ گے دل اُن کو نہ دو
تم نے افسوس مری ایک نہ مانی جاؔمی !

داغِ فرقت وہ ہمیں دے گیا جاتے جاتے
اُس سے مانگی تھی کبھی ایک نشانی جاؔمی !

Marfat.com

محبّت میں ہمیں تقدیر سے ٹکرانا آتا ہے
دلِ مضطر نہ بہلے تو ، ہمیں بہلانا آتا ہے

عجب میرا مسیحا ہے ، عجب اُس کی مسیحائی
اُسے آتا ہے کچھ تو بس مجھے تڑپانا آتا ہے

کمالِ تشنگی ہے یا فریبِ آرزو ہے یہ
ہمیں صحنِ حرم میں بھی نظر میخانہ آتا ہے

وہ دزدیدہ نگاہوں سے مجھے تنبیہ کرتے ہیں
مرے ہاتھوں میں بھولے سے بھی جو پیمانہ آتا ہے

میسّر گر نہیں ہے نامہ بر تو کیا ہُوا جامیؔ
مجھے اُن کو صبا کے ہاتھ بھی کہلانا آتا ہے

Marfat.com

ترے نعلینِ پا کی آرزو کی
عبث ، ظلِّ ہما کی جستجو کی

گنہگاروں کا تم ہی آسرا ہو
تمہیں تفسیر ہو لاتقنطو کی

رہا باقی نہ جب اپنا گلستاں
کریں کیا آرزو پھر رنگ و بُو کی

وہ مجھ سے دُور سا رہنے لگا ہے
ہوئی ہے کارگر کوشش عدو کی

ہجومِ آبرو منداں میں جامی!
سنے گا کون تجھ بے آبرو کی

Marfat.com

ہماری زندگی بارِ گراں ہے
فقط محرومیوں کی داستاں ہے

مرا ہر شعر غم کا ترجماں ہے
مرا دیوان میری داستاں ہے

کوئی مجبوریاں تو اُس کی دیکھے
زباں ہوتے ہوئے جو بے زباں ہے

یہاں سلطاں بھی ہیں منگتوں کی صف میں
ارے کس شاہ کا یہ آستاں ہے

سمجھ میں آئے کیا اِس کی حقیقت
محبّت ایک بحرِ بیکراں ہے

Marfat.com

تری چاہت نہیں آسان کوئی
تری چاہت سراسر امتحاں ہے

تری بے اعتنائی کہہ رہی ہے
کوئی تو ہے جو اپنے درمیاں ہے

چمن والو! مبارک ہوں بہاریں
ہمارے تو مقدر میں خزاں ہے

خودی اپنی مٹا ڈالو کہ جامی!
اِسی مٹنے میں ہی نام و نشاں ہے

Marfat.com

ہے وابستہ تم سے ہی عزّت ہماری
رہے تم سے قائم یہ نسبت ہماری

کریں تم سے ہم بے وفائی کا شکوہ
ارے بندہ پرور! یہ ہمّت ہماری

تمہیں دل دیا تھا بطورِ امانت
کرو آج واپس امانت ہماری

بہت ہی کٹھن ہے سفر زندگی کا
یقیناً پڑے گی ضرورت ہماری

نہ تھا ابتدائے محبت میں سوچا
تماشا بنے گی محبت ہماری

Marfat.com

ہمیں سیم و زر سے محبّت نہیں ہے
تمہاری محبت ہے دولت ہماری

ترے پیار سے جب سے پالا پڑا ہے
سراپا الم ہے یہ صورت ہماری

کوئی درد والا ہی سمجھے تو سمجھے
حقیقت تمہاری ، حقیقت ہماری

نہیں اُن سے ملنے کی اُمید جامی!
غمِ نارسائی ہے قسمت ہماری

Marfat.com

بخشا ہے تجھے حسن نرالا ہی خدا نے
وابستہ تری ذات سے لاکھوں ہیں فسانے

جیتے تو نہ کی قدر کبھی میری وفا کی
بیٹھے ہیں سرِ قبر وہ اب اشک بہانے

دِن اُس کے تصور میں گزرتا ہے پریشاں
اور رات کو آجاتی ہے یاد اُس کی جگانے

کرتے ہو بھلا یاد وہ کیوں عہدِ گزشتہ
آسکتے نہیں لَوٹ کے اب گزرے زمانے

بیزار وہ رہتے ہیں تری شکل سے جامی!
تم اُن سے ملاقات کے ڈھونڈو نہ بہانے

Marfat.com

کُنجِ قفس میں سُن کے ترانہ بہار کا
آتا ہے مجھ کو یاد زمانہ بہار کا

تُو کل بھی اِک بہار کا پیکر تھا میری جاں!
سر پر ہے تیرے آج بھی سہرا بہار کا

دو پل کی ہے بہار گلستانِ دہر میں
ہے دو گھڑی کا رَین بسیرا بہار کا

دراصل راہِ زیست میں تھی ہمسفر خزاں
تھا چار دن کا ساتھ ہمارا بہار کا

میری نگاہِ شوق خزاں آشنا ہے اور
تیرے حریمِ ناز پہ پہرا بہار کا

ساماں ہیں یوں تو سارے میسّر بہار کے
اِک شوخ مہ جبیں ہے تقاضا بہار کا

جامیؔ خزاں کی رُت میں نہ کیوں کر اداس ہو
دیکھا ہے اُس نے دَور سنہرا بہار کا

Marfat.com

کیا تماشا گاہِ عالم میں تماشا ہو گیا
چاہتا تھا میں جسے ، وہ تو کسی کا ہو گیا

خوب ہیں چشمِ پُر اَفسوں کی فسوں انگیزیاں
آنکھ بھر کر جس کو بھی دیکھا ، وہ شیدا ہو گیا

بے سہارا کر گیا وہ جو بنا تھا آسرا
جس کو میں اپنا سمجھتا تھا ، پرایا ہو گیا

آ گیا موسم خزاں کا چھا گئیں ویرانیاں
آرزوئیں مٹ گئیں ، خونِ تمنّا ہو گیا

جس نے خود کو کر لیا راضی رضائے دوست پر
اُس نے جامی! جو بھی چاہا جب بھی چاہا ہو گیا

Marfat.com

خدا بہتر سمجھتا ہے کہ کیا ہے
حدِ ادراک سے تُو ماورا ہے

مِری آنکھوں سے جو آنسو گرا ہے
مِرا سب مدّعا اِس میں چھپا ہے

نہ اپنے حُسن پر اِترا اے ظالم!
کہ حُسنِ جاوداں کس کو ملا ہے

وفاؤں کے عِوض مجھ سے جفا کی
یہی میری وفاؤں کا صلہ ہے؟

تمہارا وصل بھی ہے راحتِ جاں
تمہارے ہجر میں بھی اِک مزا ہے

Marfat.com

خدا محفوظ رکھّے تجھ کو غم سے
یہی آٹھوں پہر میری دعا ہے

زمانہ محو ہے یادِ خدا میں
خدا محوِ ثنائے مصطفٰے ہے

پکارو! اُن کو ہر رنج و الم میں
علیؓ مشکل کشا، شیرِ خدا ہے

نہ کیوں مہکے صبا، میں جانتا ہوں
صبا کے ہاتھ تیری خاکِ پا ہے

زمانے کے عجب ہیں ڈھنگ جاؔمی
بُرے کو بھی بُرا کہنا بُرا ہے

Marfat.com

وعدے پہ اعتبار کیا ، ہم نے کیا کیا
دن رات انتظار کیا ، ہم نے کیا کیا
ہم کو ذلیل و خوار کیا ، تم نے کیا کیا
تجھ بے وفا سے پیار کیا ، ہم نے کیا کیا

پچھتا رہے ہیں آپ سے آنکھیں ملا کے ہم
دل آپ پر نثار کیا ، ہم نے کیا کیا
میرا جنوں بھی راہ پہ اُس کو نہ لا سکا
دامن جو تار تار کیا ، ہم نے کیا کیا
اُس کو تو آسکا نہ کسی بات کا یقیں
اظہارِ حالِ زار کیا ، ہم نے کیا کیا
کچھ بے قرار اور بھی ہونے لگا ہے دل
یاد اُن کو بار بار کیا ، ہم نے کیا کیا

Marfat.com

محرومیِ نصیب کی چھیڑی جو داستاں
محفل کو اشکبار کیا ، ہم نے کیا کیا

فرقت کی داستان شبِ وصل کیوں کہی
کیوں اُن کو سوگوار کیا ، ہم نے کیا کیا

اُن کی محبتیں بھی نہ دامن میں لے سکے
خود کو بھی شرمسار کیا ، ہم نے کیا کیا

آنکھوں سے آشکار ہوا حالِ دل سبھی
غیروں کو راز دار کیا ، ہم نے کیا کیا

جاؔمی ! ہماری وحشتِ دل اور بڑھ گئی
دامن کو تار تار کیا ، ہم نے کیا کیا

Marfat.com

کر پائیں گے نہ ذکر تک اُن کا کسی سے ہم
لیکن بُھلا نہ پائیں گے اب اُن کو جی سے ہم

جنسِ وفا کا قحط ہے اِس دور میں بہت
کیوں کر کریں وفا کا تقاضا کسی سے ہم

جو دوستی کی آڑ میں کرتے ہیں دشمنی
باز آئے ایسے دوستوں کی دوستی سے ہم

زائل نہیں ہوئی ہے وہ کیفیّتِ جنوں
لیتے ہیں تیرا نام اُسی دیوانگی سے ہم

جاؔمی ! محیطِ کون و مکاں اُس کا نور ہے
باہر نکل نہ پائیں گے اُس روشنی سے ہم

Marfat.com

ہم نے تمہاری چاہ میں کیا کیا نہیں کیا
تم نے ذرا بھی پاس ہمارا نہیں کیا

خود ہو گیا ہوں پیار میں رُسوا نگر نگر
لیکن کہیں بھی آپ کو رُسوا نہیں کیا

پردہ ہمیں سے آپ کو کرنا تھا میری جاں!
اغیار سے تو آپ نے پردہ نہیں کیا

ڈھائے ہیں مجھ پہ آپ نے لاکھوں ستم مگر
مَیں نے تو آپ سے کوئی شکوہ نہیں کیا

مرنا تو کر لیا ہے گوارا فراق میں
جینا ترے بغیر گوارا نہیں کیا

Marfat.com

ہر پل مِرے لبوں پہ تمہاری ہے گفتگو
کس وقت مَیں نے ذکر تمہارا نہیں کیا ؟

اُس نے فقط ہمیں سے کنارا کیا مگر
اَوروں سے تو کبھی بھی کنارا نہیں کیا

ہم جانتے ہیں کر نہ سکیں گے نباہ وہ
اِس واسطے وفا کا تقاضا نہیں کیا

محرومیِ نصیب کا کس سے گِلہ کروں
شکوہ کوئی بھی مَیں نے کسی کا نہیں کیا

عہدِ وفا کو توڑ کے غیروں کے ہوگئے
جاؔمی کے ساتھ آپ نے اچھا نہیں کیا

Marfat.com

اگر اُن کو مجھ سے محبّت نہیں ہے
مجھے بھی کچھ اُن کی ضرورت نہیں ہے

ہر اک وقت ہے اُن کی فرقت کا رونا
میسّر کسی پل بھی راحت نہیں ہے

وہ محروم ہے لذّتِ سوزِ دل سے
غمِ ہجر سے جس کو نسبت نہیں ہے

محبّت بھرے ہیں سب انداز ، لیکن
وہ پہلے سی مجھ پہ عنایت نہیں ہے

محبّت سے بڑھ کر دو عالم میں جاؔمی !
خدا کی قسم ! کوئی دولت نہیں ہے

Marfat.com

بَھلا ہو گا ترا تُو بھی بَھلا کر
خدا کے واسطے مجھ سے وفا کر

مٹا ڈالا خود اپنا آپ ہم نے
غمِ جاناں! تجھے دل میں بسا کر

غضب تھا دیکھنا پردے سے اُن کا
وہ چپکے سے ذرا چلمن ہٹا کر

ہمارا کیا ہے اٹھ جائیں گے در سے
تمہی پچھتاؤ گے ہم کو اٹھا کر

گُلوں کے ساتھ کانٹے بھی ہیں جامی!
چلو لیکن ذرا دامن بچا کر

Marfat.com

پھاڑ ڈالا اُس نے خط سب کی نظر کے سامنے
خاک میں عزّت ملا دی نامہ بر کے سامنے

جب مسیحا ہار بیٹھے تو اجل گویا ہوئی
لائیے بیمار کو اب چارہ گر کے سامنے

عقل کی ہے انتہا عشق و جنوں کی ابتدا
ہے خرد حیراں ترے آشفتہ سر کے سامنے

جب کہا درکار ہے تصویر مجھ کو آپ کی
لی چھپا تصویر کس پھرتی سے، کر کے سامنے

اپنے کوچے میں نہ دی تُو نے اگر مجھ کو جگہ
بیٹھ جاؤں گا قسم سے تیرے گھر کے سامنے

گر محبّت کو مری معنی نہ بخشے آپ نے
ہو گی رسوائی بہت اہلِ نظر کے سامنے

آنسوؤں میں ہیں نہاں کتنے سمندر پیاس کے
کاش آ کے دیکھتے تم چشمِ تر کے سامنے

Marfat.com

اک طرف ہے گمرہی ، اک سمت ہے راہِ ہُدیٰ
زندگی میں دو ہی رستے ہیں بشر کے سامنے

ساتھ ہے میرے مرا وہ رہبرِ کامل اگر
کیوں میں ہمت ہار دوں خوف و خطر کے سامنے

آدمیّت مال و دولت پر فدا ہونے لگی
سر جھکا ڈالا بشر نے سیم و زر کے سامنے

قافلہ سالارِ راہِ عشق ہو گر باوفا
سہل ہیں سب پیچ و خم اُس راہبر کے سامنے

ہم نے ہر حالت میں معیارِ وفا رکھّا بلند
سرخرو ہیں آج ہم اُس فتنہ گر کے سامنے

ٹل نہیں سکتا کبھی جامؔی ! لکھا تقدیر کا
کس قدر بے بس ہے انساں خیر و شر کے سامنے

Marfat.com

تمنّا ہو جسے فضلِ خدا کی
کرے مدحت محمدؐ مصطفٰے کی

ہزاروں بار تجھ سے التجا کی
سنی اک بار بھی بے آسرا کی

حیائے روئے جاناں ہے قیامت
الٰہی خیر چشمِ سرمہ سا کی

اُسے جو بھی ستم آتا ہے کر لے
ہمیں عادت ہے تسلیم و رضا کی

یہ ہر اک بات پر تکرار کیوں ہے
کوئی حد ہی نہیں تیری انا کی

مَیں قرباں آپ کی شانِ کرم پر
کہ بے مانگے ہر اک نعمت عطا کی

Marfat.com

دلِ مضطر کا چارہ تُو ہی کر دے
خبر لے آ صبا تُو ہی پیا کی

چلو مجھ غیر پر تو کی جفائیں
کسی اپنے سے بھی تُو نے وفا کی ؟

مَیں چشمِ شوق کا سرمہ بنا لوں
ملے جو خاک تیرے نقشِ پا کی

ابھی تو آپ کو شکوے بہت ہیں
کبھی یاد آئے گی مجھ باوفا کی

مجھے کیا غم مرے حامی ہیں جامؔی
معین الدینؒ و قطب الدینؒ کاکی

Marfat.com

قفس میں لٹے گلستاں کیسے کیسے
جلے برق سے آشیاں کیسے کیسے

ہوئیں دوریاں نزدیاں کی طرح سے
زمانہ میں خود درمیاں کیسے کیسے

ہوئیں کتنی بربادیاں میرے دل کی
لیے عشق نے امتحاں کیسے کیسے

جب جال پھیلائے زلفوں نے اس کی
بھٹکنے لگے کارواں کیسے کیسے

در آئے تری بزم میں غیر کیا کیا
بدلتا گیا وہ سماں کیسے کیسے

کسی نے سنوارا کسی نے اجاڑا
ملے باغ کو باغباں کیسے کیسے

Marfat.com

شبِ وعدہ جب تم نہ تشریف لائے
ہوئے دل میں پیدا گماں کیسے کیسے

ترے در سے پہلے نہ ٹھہرا کہیں دل
ملے راہ میں آستاں کیسے کیسے

جو خود کو بہت نامور جانتے تھے
مٹے اُن کے نام و نشاں کیسے کیسے

محمدؐ کی رحمت سرِ حشر دیکھی
سروں پر تنے سائباں کیسے کیسے

زمانے کی نامہربانی سے جامی!
بدلنے لگے مہرباں کیسے کیسے

Marfat.com

دلِ شوریدہ سر ہے اور مَیں ہوں
فغانِ بے اثر ہے اور مَیں ہوں

تمہاری آرزو ہے اور دل ہے
تمہاری رہگزر ہے اور مَیں ہوں

تمہارے ہجر میں مصروفِ زاری
فقط اِک چشمِ تر ہے اور مَیں ہوں

شبِ فرقت کی تنہائی میں تنہا
مِرا دردِ جگر ہے اور مَیں ہوں

خوشا ! یہ خوش نصیبی اپنی جاؔمی
بریلی کا سفر ہے اور مَیں ہوں

(بریلی شریف کے سفر کے دوران یہ اشعار موزوں ہوئے)

Marfat.com

دمِ آخر بھی میرے رُخ کی تابانی نہیں جاتی
مجھے جو دیکھتا ہے اُس کی حیرانی نہیں جاتی

جدھر بھی دیکھتا ہوں مَیں ، نظر آتا ہے ویرانہ
مری ویران آنکھوں کی یہ ویرانی نہیں جاتی

مجھے تم نے نہیں گر آج پہچانا تو کیا شکوہ
مری صورت تو خود مجھ سے بھی پہچانی نہیں جاتی

سکوں کی کوئی بھی صورت نظر آتی نہیں اب تو
بڑا بے چین رہتا ہوں ، پریشانی نہیں جاتی

اُنہیں ہر بات منوانے کا ڈھب تو خوب آتا ہے
وہ خود منوا تو لیتے ہیں ، مری مانی نہیں جاتی

اگر تُو چاہتا ہے ، مَیں چلا جاتا ہوں محفل سے
مگر تیرے درِ اقدس کی دربانی نہیں جاتی

Marfat.com

امیری میں بھی شانِ خسروی اپنی نرالی ہے
فقیری میں بھی اپنی شانِ سلطانی نہیں جاتی

نہ جانے کے لئے آیا ہوں تیرے آستانے پر
کسی بھی اور در کی خاک اب چھانی نہیں جاتی

فقط صہبا کے پینے سے کوئی کافر نہیں ہوتا
مسلمانو! مسلمانی بہ آسانی نہیں جاتی

سرِ محشر شفاعت کی خبر تو عام ہے جامؔی!
بہ پیشِ مصطفیٰؐ لیکن، پشیمانی نہیں جاتی

Marfat.com

کیا بات پوچھتے ہو رُخِ لاجواب کی
تاریخ چودھویں ہے تمہارے شباب کی

محبوب ہو، شراب ہو، پھر چاند رات ہو
کس کو پڑی ہے ایسے میں کارِ ثواب کی

اک بار آئنہ بھی ذرا دیکھ لیجئے
دینا پڑے گی داد مرے انتخاب کی

اللہ رے میرے زہد کا عالم تو دیکھئے
ہاتھوں میں جام، فکر ہے کارِ ثواب کی

لگتا ہے مل کے آئے ہو ساقی سے شیخ جی
مچلی ہوئی ہے آج طبیعت جناب کی

الزام پھر بھی عشق کے سر رکھ دیا گیا
گرچہ ہوس نے حُسن کی مٹی خراب کی

کس کی لحد سمجھ کے بھلا رو رہے تھے تم
وہ تو لحد تھی جامیِ خانہ خراب کی

Marfat.com

جس شخص کی کبھی نہ نبھی ہو کسی کے ساتھ
مَیں نے نباہ کر کے دکھایا اُسی کے ساتھ

ہنستے بھی ہیں تو اشک بھر آتے ہیں آنکھ میں
آنسو لپٹ گئے ہیں ہماری ہنسی کے ساتھ

میّت سے جیسے رو کے لپٹتے ہیں اقربا
لپٹی ہوئی ہیں ایسے تمنائیں جی کے ساتھ

ہر اک قدم پہ دیتا ہے دھوکہ وہی مجھے
جس کو بھی چاہتا ہوں مَیں وارفتگی کے ساتھ

اللہ رے! مصطفیٰؐ کی زیارت کی آرزو
جاؔمی سپردِ خاک ہوا کس خوشی کے ساتھ

Marfat.com

مَیں وفا سرشت ہوں بے وفا، مجھے تم سے کوئی گِلہ نہیں
تمہیں چاہنا تھی مری خطا، مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں

مَیں نے کھائیں ٹھوکریں دربدر، ہنسا اک جہاں مرے حال پر
یہ مرے نصیب میں تھا لکھا، مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں

جو ہیں غیر اُن سے تو پیار ہے، مِرا دشمنوں میں شمار ہے
یہ ہے امتحاں مرے صبر کا، مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں

ترا ہجر زہر تھا پی لیا، مجھے جتنا جینا تھا جی لیا
مجھے قیدِ ہستی سے کر رِہا، مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں

سرِ قبر اشک نہ تُو بہا، پسِ مرگ یوں نہ مجھے ستا
ذرا سُن تو آتی ہے کیا صدا، مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں

مجھے کیا کہ شب کو کہیں رہو، جہاں چاہے پہلو نشیں رہو
مرے اضطراب کا ذکر کیا، مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں

Marfat.com

مَیں وفا کی رہ پہ جو چل پڑا، نہ مَیں بڑھ سکا، نہ پلٹ سکا
مَیں نے خود کیا تھا یہ فیصلہ، مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں

ترا پیار ایک فریب تھا، مجھے جس کا علم نہ ہو سکا
چلو خیر! چھوڑو یہ تذکرہ ، مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں

مَیں اداس ہوں تُو ہے شادماں، مَیں ہوں خستہ جاں تُو ہے کامراں
ہے نصیب سب کا جدا جدا ، مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں

تھے گِلے تو اُس سے ہزار ہا ، سرِ رہ وہ جب بھی مگر ملا
مَیں نظر چُرا کے یہ کہہ اُٹھا، مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں

وہ جو آیا جامؔی کی قبر پر، کہا تھام کر یہ دل و جگر
تمہیں حیف مَیں نہ سمجھ سکا ، مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں

Marfat.com

لگا دل پہ چرکا وہ ہجر کا ، نہ سکون ہے ، نہ قرار ہے
جو ترے سوا نہ اٹھا سکوں ، مری زندگانی وہ بار ہے

مری آنکھ خون سے تر بتر ، مرا دل کسک کی ہے رہگزر
مری آہ کرب کی داستاں ، مرا شعر غم کی پکار ہے

کوئی ایک دکھ ہو بتاؤں بھی ، کوئی ایک غم ہو سناؤں بھی
نہ دکھوں کا کوئی حساب ہے ، نہ کوئی غموں کا شمار ہے

ارے بے خبر! تمہیں ہو خبر ، مرے دل پہ ہاتھ رکھو اگر
یہی آرزوؤں کا ہے نگر ، یہی حسرتوں کا مزار ہے

ترا ہر ستم ، تری ہر جفا مجھے جاں سے پیاری ہے بے وفا!
مَیں محبّتوں کا سفیر ہوں ، تری نفرتوں سے بھی پیار ہے

کیا یہ بات بات عجب نہیں ، یہ ستم نہیں ، یہ غضب نہیں
مجھے غیر سمجھے وہی اگر ، مری جان جس پہ نثار ہے

پئے سیر دل میں جو آئیے ، ذرا دیکھ کر تو بتائیے
یہ ہیں داغ کس کے دیئے ہوئے ، مرے دل میں کس کی بہار ہے

Marfat.com

Marfat.com